مشکوٰۃ

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

ستمبر / 2025ء

أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا

(ترمذی)

مومنوں میں سب سے کامل ایمان والا وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

اس شمارہ میں خاص

- حسن ظن ایک عبادت ہے
- نرم اور پاک زبان کا استعمال
- کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اہمیت

یوم آزادی کے موقع پر مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی جانب سے Blood Donation Camp کا کامیاب انعقاد

سالانہ ضلعی اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ کٹک، ڈھینکانال وکیندراپاڑا، اُڈیشہ کے چند مناظر

سالانہ لوکل اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ جمشید پور، جھارکھنڈ کی تصاویر

علاقائی سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ یادگیر، گلبرگہ، رائچور وبیجاپور، کرناٹک کے کامیاب انعقاد کی چند تصاویر

ماہنامہ از قادیان دارالامان

مشکوٰۃ

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

ستمبر 2025ء
ربیع الاول، ربیع الثانی 1446/47 ہجری قمری
تبوک 1404 ہجری شمسی

نگران

شمیم احمد غوری
صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر

نیاز احمد نایک

نائب ایڈیٹر

فواد احمد ناصر، احسان علی اوکے
مصور احمد مسرور

مینیجر

مدثر احمد گنائی

مجلس ادارت

بلال احمد آہنگر، مرشد احمد ڈار،
سید گلستان عارف

مقام اشاعت

دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

سالانہ بدل اشتراک
اندرون ملک: 220 روپیہ، بیرون ملک :: 50 1 $
قیمت فی پرچہ: 20 روپیہ

فہرست مضامین

اداریہ	2
قرآن کریم / انفاخ النبی ﷺ	3
کلام الامام المہدیؑ / امام وقت کی آواز	4
خلاصہ خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مورخہ 11/اپریل 2025ء	5
حسن ظن ایک عبادت ہے	8
نرم اور پاک زبان کا استعمال	11
غیبت سے اجتناب	12
کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اہمیت	13
ظالم اور مظلوم ایک نفسیاتی جائزہ	14
گوشۂ ادب	17
بنیادی مسائل کے جوابات	18
فتاویٰ حضرت مصلح موعودؓ	20
Diary Dose	21
بزم اطفال	22
ذکر خیر مکرم الحاج عبد السلام صاحب لون مرحوم	23
ملکی رپورٹس	26
Health & Fitness	27
سائنس کی دنیا	28
The Hidden Enemy Hypocrisy in Modern times	31
Peace be Upon you. A divine gift	33
Self-Accountability. The Secret to a righteous Life	35
Summary of the Friday Sermon	40

Printed and Published by Mohammad Nooruddin M.A, B.Lib and owned by Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, Qadian and Printed at Fazl e Umar Printing Press, Harchowal Road, Qadian, Dist-Gurdaspur, 143516, Punjab, India and Published at Office Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, P.O Qadian, Dist-Gurdaspur, 143516, Punjab, India. **Editor:** Niyaz Ahmad Naik

اداریہ

اسلام ایک ایسا کامل اور جامع مذہب ہے جو انسان کی ظاہری و باطنی زندگی کے ہر پہلو کی اصلاح کے لیے ہدایات دیتا ہے۔قرآن و سنت میں نہ صرف بڑی برائیوں سے روکا گیا ہے بلکہ ان چھوٹی چھوٹی برائیوں کی بھی نشاندہی کی گئی ہے جو بظاہر معمولی نظر آتی ہیں مگر درحقیقت معاشرے کے اخلاقی ڈھانچے کو کھوکھلا کر دیتی ہیں۔

آج کے دور میں جہاں انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا ہماری زندگی کا حصہ بن چکے ہیں، وہاں یہ برائیاں نئے انداز میں پروان چڑھ رہی ہیں۔غیبت، چغل خوری، جھوٹ اور ریاکاری جیسی کمزوریاں ایک طرف گھروں اور رشتوں کو متاثر کرتی ہیں تو دوسری طرف آن لائن دنیا میں انسان کی عزت و وقار کو مجروح کرتی ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”بعض گناہ ایسے باریک ہوتے ہیں کہ انسان ان میں مبتلا ہوتا ہے اور سمجھتا ہی نہیں۔جوان سے بوڑھا ہوجاتا ہے مگر اسے پتہ نہیں لگتا کہ گناہ کرتا ہے۔مثلاً گلہ کرنے کی عادت ہوتی ہے (شکوے شکایتیں کرنے کی عادت ہوتی ہے) ایسے لوگ اس کو بالکل ایک معمولی اور چھوٹی سی بات سمجھتے ہیں حالانکہ قرآن شریف نے اس کو بہت ہی بڑا قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا (الحجرات:۱۳) خدا تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے کہ انسان ایسا کلمہ زبان پر لاوے جس سے اس کے بھائی کی تحقیر ہو اور ایسی کارروائی کرے جس سے اس کو حرج پہنچے۔ایک بھائی کی نسبت ایسا بیان کرنا جس سے اس کا جاہل اور نادان ہونا ثابت ہو یا اس کی عادت کے متعلق خفیہ طور پر بے غیرتی یا دشمنی پیدا ہو۔یہ سب بُرے کام ہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۶۵۴-۶۵۳ جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

اسلام ہمیں بار بار اس بات کی یاد دہانی کرواتا ہے کہ ایک مومن کی پہچان اس کے اعلیٰ اخلاق اور پاکیزہ کردار سے ہوتی ہے۔اگر ہم ان چھوٹی برائیوں کو معمولی سمجھ کر نظرانداز کریں تو یہی برائیاں بڑے فتنے اور فساد کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنی زبان، قلم اور انٹرنیٹ کے استعمال کو پاکیزگی کے دائرے میں رکھیں اور تقویٰ کو اپنا شعار بنائیں۔

خوش اخلاقی ایک ایسا جوہر ہے کہ موذی سے موذی انسان پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے“۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ”کسی نے کیا اچھا کہا ہے کہ (فارسی میں) ”لُطف کن لُطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش“

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۸۱۔ ایڈیشن ۱۹۸۵ء مطبوعہ انگلستان)

(کہ مہربانی سے پیش آؤ تو بیگانے بھی تمہارے حلقہ احباب میں شامل ہو جائیں گے۔)

پس یہ وہ اصولی بات ہے جو ہمیشہ ہمیں پیش نظر رکھنی چاہئے کہ اپنے ہر عمل کو تقویٰ کے تابع کرتے ہوئے اچھے اخلاق کا مظاہرہ ہو۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں: ”ان باتوں کو نہایت توجہ سے سننا چاہئے۔ اکثر آدمیوں کو مَیں نے دیکھا اور غور سے مطالعہ کیا ہے کہ بعض سخاوت تو کرتے ہیں“ (بڑے سخی ہیں۔لوگوں کو دیتے بھی ہیں) ”لیکن ساتھ ہی غصہ وَر اور زُود رنج (بھی ہوتے) ہیں“۔ (غصہ میں فوراً آجاتے ہیں) ”بعض حلیم تو ہیں لیکن بخیل ہیں“۔ (بڑے حلیم ہیں، نرم مزاج ہیں لیکن کنجوس ہیں) ”بعض غضب اور طیش کی حالت میں ڈنڈے مار مار کر گھائل کر دیتے ہیں مگر تواضع اور انکسار نام کو نہیں۔بعض کو دیکھا ہے کہ تواضع اور انکسار تو اُن میں پرلے درجہ کا ہے مگر شجاعت نہیں ہے“۔ (یا تو غصہ میں آ گئے تو انکساری اور عاجزی کوئی نہیں۔ اگر انکساری اور عاجزی دکھائیں گے تو پھر جہاں بہادری کی ضرورت ہے وہ خُلق ان میں ختم ہو جاتا ہے۔)

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۳۲ تا ۱۳۴۔ ایڈیشن ۱۹۸۵ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ ہمیں تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنے اخلاق میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کو سامنے رکھنے اور ہر وقت اعلیٰ اخلاق کے اظہار کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے والے ہوں۔

سلیق احمد نایک

اَلْقُرْاٰنُ الْكَرِيْمُ

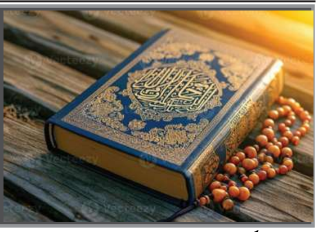

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ الحجرات آیت نمبر 13)

ترجمہ: اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچتے رہا کرو کیونکہ بعض گمان گناہ بن جاتے ہیں اور تجسّس سے کام نہ لیا کرو۔ اور تم میں سے بعض، بعض کی غیبت نہ کیا کریں۔ کیا تم میں سے کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا (اگر تمہاری طرف یہ بات منسوب کی جائے تو) تم اس کو ناپسند کرو گے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، اللہ بہت ہی توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالثؒ بیان فرماتے ہیں:

"نہ کرنے والی" باتوں میں جو لغو کی بنیاد سے اٹھیں پھر بہت سی باتیں ہیں ان میں ایک ہے تجسّس نہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لَا تَجَسَّسُوْا عیب جوئی نہیں کرنا، دوسروں کے عیب تلاش نہیں کرنا۔ اپنی فکر کرو۔ اپنی زندگی کا محاسبہ کرتے رہو۔ محاسبہ تو ہر وقت خدا تعالیٰ سے عشق رکھنے والا انسان کرتا رہتا ہے کہ اگر کوئی چھوٹی یا بڑی غلطی سرزد ہو جائے، ہو چکی ہو، تو توبہ کرے اور خدا تعالیٰ سے معافی مانگے۔ توبہ کی بنیاد محاسبہ پر ہی ہے۔ اگر کسی نے محاسبہ نہیں کیا تو حقیقی توبہ بھی اس کے نصیب میں نہیں ہو سکتی۔

(انوار القرآن جلد سوم صفحہ 328)

إِنْفَاخُ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحَاسِنَكُمْ أَخْلَاقًا"

یعنی: تم میں سے سب سے زیادہ محبوب اور قیامت کے دن میرے سب سے قریب وہ ہوں گے جن کے اخلاق سب سے اچھے ہوں گے۔

(ترمذی، کتاب البر والصلة)

سب سے زیادہ وزن والا عمل:

"مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلُ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ"

یعنی: قیامت کے دن مومن کے میزان میں سب سے زیادہ وزنی چیز اچھے اخلاق ہوں گے۔

(ریاض الصالحین کتاب المقدمات حدیث نمبر 625)

حسنِ اخلاق اور روزہ دار/عبادت گزار:

"إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ"

یعنی: مومن اپنے حسن اخلاق کی وجہ سے روزہ رکھنے والے اور رات عبادت کرنے والے کا درجہ پالیتا ہے۔

(ریاض الصالحین کتاب المقدمات حدیث نمبر 628)

كَلَامُ الإِمَامِ المَهْدِيِّ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’یاد رکھو تکبر شیطان سے آیا ہے اور شیطان بنا دیتا ہے۔ جب تک انسان اس سے دور نہ ہو یہ قبول حق اور فیضان الوہیت کی راہ میں روک بن جاتا ہے۔ کسی طرح سے بھی تکبر نہیں کرنا چاہئے۔ نہ علم کے لحاظ سے، نہ دولت کے لحاظ سے، نہ وجاہت کے لحاظ سے، نہ ذات اور خاندان اور حسب نسب کی وجہ سے۔ کیونکہ زیادہ تر انہی باتوں سے یہ تکبر پیدا ہوتا ہے اور جب تک انسان ان گھمنڈوں سے اپنے آپ کو پاک صاف نہ کرے گا اس وقت تک وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک برگزیدہ نہیں ہوسکتا۔ اور وہ معرفت جو جذبات کے مواد ردّیہ کو جلا دیتی ہے اس کو عطا نہیں ہوتی کیونکہ یہ شیطان کا حصہ ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ شیطان نے بھی تکبر کیا تھا اور آدم سے اپنے آپ کو بہتر سمجھا اور کہہ دیا کہ ’’اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ‘‘۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ خدا تعالیٰ کے حضور مردود ہوگیا۔ اور آدم لغزش پر (چونکہ اسے معرفت دی گئی تھی) اپنی کمزوری کا اعتراف کرنے لگا اور خدا تعالیٰ کے فضل کا وارث ہوا‘‘۔

(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۲۷۵،۲۷۶)

امام وقت کی آواز

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’آج کل کے معاشرے میں تو قدم قدم پر ہمیں جھوٹ نظر آتا ہے اور اسے دیکھ کر ہم سمجھتے ہیں کہ تھوڑی بہت غلط بیانی کر لینا کوئی گناہ نہیں ہے، کوئی ایسی بڑی بات نہیں ہے لیکن یہی باتیں پھر بڑے بڑے جھوٹ بلواتی ہیں۔ سچائی کی اہمیت ختم ہوجاتی ہے۔ پس ہر احمدی کو اپنی سچائی کے معیار بہت اونچے کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر یہ سچائی کے معیار ہم حاصل کرلیں تو بہت سے جھگڑے اور مسائل ہمارے ختم ہوجائیں۔

سب سے اہم بات ہمیں یہ یاد رکھنی چاہیے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت خدا کی بادشاہت دنیا میں قائم کرنے کے لیے کی ہے۔ اگر ہم نے جھوٹ کا سہارا لینا شروع کر دیا تو ہم پھر خدا کی بادشاہت قائم کرنے کی بجائے شیطان کی بادشاہت دنیا میں قائم کرنے والے بن رہے ہوں گے۔ پس بہت فکر اور سوچنے کا مقام ہے۔‘‘

(اختتامی خطاب برموقع جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۲۲ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۱۲/اگست ۲۰۲۳ء)

خطبات و خطابات

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۱؍اپریل ۲۰۲۵ء بمطابق ۲۸؍ امان ۱۴۰۴؍ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یو کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

غزوہ خیبر کے بعد کے کچھ واقعات بیان ہو رہے ہیں، اس میں اہلِ تیماء کی مصالحت کا واقعہ بھی ہے۔

تیماء مدینے سے شام کے راستے میں ایک معروف شہر تھا۔ اہلِ تیماء نے ازخود آنحضور ﷺ کی خدمت میں صلح کی پیشکش کی تھی، جسے آپؐ نے قبول فرمایا اور تیماء کے یہود کو اپنے مال و متاع کے ساتھ اپنے علاقے میں رہنے کی اجازت دے دی۔

اسی موقعے پر نمازِ فجر کی ادائیگی میں تاخیر کا بھی ذکر ملتا ہے۔ اس کی تفصیل یوں ہے کہ آنحضور ﷺ اپنے ساتھیوں کے ساتھ غزوۂ خیبر سے لوٹتے وقت ساری رات چلتے رہے، پھر جب آپؐ کو نیند آئی تو مدینے کے قریب آرام کے لیے پڑاؤ کیا، اور بلالؓ سے فرمایا کہ آج کی رات تم ہماری نماز کے وقت کی حفاظت کرو۔ حضرت بلالؓ جاگنے کے لیے نفل پڑھتے رہے، اور آنحضرت ﷺ اور صحابہؓ سو گئے۔ جب فجر کا وقت قریب آیا تو حضرت بلالؓ نے اپنی سواری کا سہارا لیا تو بلال پر بھی نیند غالب آگئی۔ پس نہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہؓ میں سے کسی کی آنکھ کھلی اور نہ ہی حضرت بلالؓ کی آنکھ کھلی، یہاں تک کہ دھوپ ان لوگوں پر پڑی اور پھر رسول اللہ ﷺ سب سے پہلے جاگے۔ آنحضور ﷺ فکرمند ہوئے اور آپؐ نے بلالؓ سے استفسار فرمایا۔ پھر آپؐ نے وہاں سے چلنے کا حکم دیا اور تھوڑی دُور جاکر رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور صبح کی نماز باجماعت پڑھائی۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ

جو شخص نماز کو بھول جائے اسے چاہیے کہ یاد آنے پر اُسے پڑھ لے کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے کہ نماز کو میرے ذکر کے لیے قائم کرو۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ مدینے واپس آتے ہوئے لوگ بلند آواز میں تکبیرات کہنے لگے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا:

اپنی آوازیں دھیمی رکھو تم کسی بہرے یا غیر حاضر کو نہیں پکار رہے۔

مسلمانوں کا یہ سفر جو محرم سات ہجری کو شروع ہوا تھا، خدا تعالیٰ کے افضال اور کامیابیاں سمیٹتا ہوا صفر کے اختتام یا ربیع الاوّل کے آغاز میں واپسی پر مکمل ہوا۔

مسلمانوں کے حق میں فتح خیبر کے بہت سے اثرات ظاہر ہوئے جن میں ایک بنیادی اثر یہ ہوا کہ عرب میں اردگرد کے بہت سے قبائل جو مسلمانوں کے خلاف سازشوں کا ارادہ رکھتے تھے، خوف زدہ ہوگئے، کئی قبائل نے ازخود صلح کا ہاتھ بڑھایا، کچھ نے اطاعت قبول کرنے میں عافیت جانی۔

فتح خیبر کا ایک بڑا اثر یہ ہوا کہ جزیرہ نما عرب میں یہود کی طاقت

ختم ہو کر رہ گئی۔ پھر اس فتح کا مدینے کے مسلمانوں کی معیشت پر بڑا مثبت اثر پڑا، حضرت عائشہؓ سمیت کئی صحابہؓ بیان کرتے ہیں کہ خیبر کی فتح کے بعد ہمیں پیٹ بھر کر کھانا نصیب ہوتا تھا۔

اس کے بعد غزوہ ذات الرقاع کا ذکر ہے۔

اس غزوہ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس علاقے میں ایک درخت یا پہاڑ تھا جس کے نام پر اس غزوے کا یہ نام پڑ گیا، ایک اور وجہ یہ بیان ہوئی ہے کہ اس غزوے میں صحابہؓ کے پاس سواریاں بہت تھوڑی تھیں، اور سفر کی شدت اور سنگلاخ زمین پر چلنے کی وجہ سے صحابہؓ کے پاؤں زخمی ہو گئے تھے اور وہ پھٹے پرانے کپڑوں سے پٹیاں بنا کر زخموں پر باندھتے تھے، کپڑے کی پٹیوں کو چونکہ رقاع کہا جاتا ہے اس لیے اس غزوے کا یہ نام پڑ گیا۔

اس غزوے کی تاریخ میں اختلاف ہے۔ کتب تاریخ وسیرت میں اس کی تاریخ ۴یا ۵ /ہجری مذکور ہے، جبکہ امام بخاری نے ایک قوی شہادت کی بنا پر اسے غزوہ خیبر کے بعد ۷ /ہجری کا قرار دیا ہے۔حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے بھی اپنے نوٹس میں اسے غزوہ خیبر کے بعد ۷ /ہجری میں رکھا ہے۔

اس غزوے کا سبب یہ تھا کہ نجد کے علاقے میں بعض راہزن اور ڈکیت مسافروں کو تنگ کیا کرتے تھے، ان پر قابو پانا مشکل تھا۔ اسی طرح اس غزوے کا ایک سبب یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ ایک تاجر مدینے آیا اور اس سے اہلِ مدینہ کو یہ اطلاع ملی کہ اہلِ ثعلبہ اور دیگر قبائل مسلمانوں کے خلاف لشکر کشی کا ارادہ رکھتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر ملی تو آپؐ نے اس مہم جوئی کا ارادہ فرمایا۔ آپؐ مدینے سے چارسَو، سات سَو یا آٹھ سَو ساتھیوں کے ساتھ اس غزوے کے لیے روانہ ہوئے۔

اس غزوے میں صلوٰۃ الخوف ادا کیے جانے کا بھی ذکر ہے۔

حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نخل سے ذات الرقاع گئے اور وہاں غطفان کے لشکر سے سامنا ہوا مگر کوئی لڑائی نہ ہوئی، البتہ آمنے سامنے ہوتے ہوئے حملے کا خطرہ رہا، اس دوران جب نماز کا وقت ہوا تو آپؐ نے صلوٰۃِ خوف ادا فرمائی۔ یعنی ایسی نماز جس میں آدھے لوگ نصف نماز میں شامل ہوئے اور پھر پیچھے ہٹ گئے، اور بقیہ آدھے لوگ آ گئے اور انہوں نے بھی آپؐ کے ساتھ نماز پڑھی۔ اس نماز کا ذکر سورۃ النساء میں فرمایا گیا ہے کہ ایسی خوف کی حالت میں کس طرح نماز پڑھی جائے۔

شارح بخاری علامہ بدر الدین عینی لکھتے ہیں کہ صلوٰۃ خوف کے بارے میں اختلاف ہے کہ پہلی بار کس سال اس کے بارے میں حکم نازل ہوا۔ جمہور علماء کا کہنا ہے کہ غزوہ ذات الرقاع میں یہ نماز پہلی بار پڑھی گئی، مگر اس کا حکم کب نازل ہوا اس میں علماء کا اختلاف ہے، کسی نے اس کا حکم ۴، کسی نے ۵، کسی نے ۶ اور کسی نے ۷ /ہجری کا قرار دیا ہے۔

پندرہ دن کی اس مہم کے بعد آپؐ واپس مدینے کی جانب روانہ ہوئے۔ اس غزوے کو معجزات کا غزوہ بھی قرار دیا گیا ہے۔

آپؐ پر ایک دشمن کی جانب سے تلوار سونتے جانے کا واقعہ اسی غزوے کے دوران پیش آیا تھا۔

اسی غزوے کے دوران ایک پرندے کا واقعہ بھی پیش آیا، جس کی تفصیل یوں ہے کہ اس غزوے کے دوران صحابہؓ میں سے ایک شخص آنحضور ﷺ کی خدمت میں پرندے کا ایک بچّہ لے کر آیا، آنحضور ﷺ اس کی طرف دیکھ رہے تھے کہ اُس پرندے کی ماں یا باپ میں سے ایک نے اُس صحابی کے سامنے خود کو گرا دیا گویا اپنا آپ اُس صحابی کے سامنے پیش کر دیا۔ لوگ اس منظر کو تعجب سے دیکھ رہے تھے، آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا کہ تم لوگ اس پرندے پر تعجب کرتے ہو، تم نے اس کے بچّے کو پکڑ لیا ہے اور یہ پرندہ اپنے بچّے کو آزاد کروانے کے لیے اپنا آپ تمہارے سامنے پیش کر رہا ہے۔ اللہ کی قسم! تمہارا ربّ اس پرندے کے اپنے بچّے پر رحم کرنے سے زیادہ تم پر رحم کرتا ہے۔

اسی طرح اس غزوے کے دوران ایک جنونی بچّے کی شفایابی کا واقعہ بھی بیان ہوا ہے۔

اس کی تفصیل یوں ہے کہ اس سفر کے دوران ایک دیہاتی عورت آنحضور ﷺ کے پاس آئی اور کہا کہ یہ میرا بیٹا ہے اور اس پر شیطان غالب آچکا ہے، یعنی اس پر جنون کا حملہ ہوتا ہے۔ آنحضور ﷺ نے اپنا لعابِ دہن اس بچّے کے منہ میں ڈالا اور فرمایا کہ اے اللہ کے دشمن! اس سے دُور ہوجا، مَیں اللہ کا رسول ہوں۔ یہ کلمات آپؐ نے تین دفعہ فرمائے اور پھر حکم دیا کہ اس بچّے کو لے جاؤ اب اسے یہ تکلیف پھر کبھی نہیں ہوگی۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ اس غزوے کے دوران علبہ بن زید حارثی آنحضور ﷺ کی خدمت میں تین انڈے لائے جوکہ شتر مرغ کے انڈے دینے کی جگہ پر پڑے تھے، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اے جابر! یہ انڈے لےلو اور انہیں پکاؤ۔ جابرؓ کہتے ہیں مَیں نے وہ انڈے پکائے اور پھر روٹی تلاش کی مگر نہ ملی۔ اس پر آنحضور ﷺ اور آپؐ کے ساتھی روٹی کے بغیر ہی وہ انڈے کھانے لگے، یہاں تک کہ وہ سیر ہوگئے، مگر پیالے میں وہ انڈے اُسی طرح موجود تھے۔ پھر صحابہؓ میں سے بہت سے لوگوں نے اس میں سے کھایا اور پھر ہم آگے روانہ ہوگئے۔

اسی سفر کے دوران ایک اونٹ حضور ﷺ کے پاس تیزی سے آیا اور اس نے چلّانا شروع کر دیا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ اس اونٹ نے کیا کہا ہے؟ یہ اپنے آقا کی شکایت کر رہا ہے کہ اس کا آقا کئی سالوں سے اس سے خدمت لے رہا ہے اور اب وہ اسے ذبح کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ آپؐ نے اس کے مالک کو بلایا اور فرمایا کہ تم اس اونٹ کو میرے ہاتھ بیچ دو۔ پھر آپؐ نے اس اونٹ کو خرید کر جنگل میں چرنے کے لیے چھوڑ دیا۔

اسی غزوے میں حضرت جابرؓ کا اونٹ گم ہوگیا تھا، آپؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک اندھیری رات میں میرا اونٹ گم ہوگیا۔ مَیں اسے تلاش کرتے ہوئے حضور ﷺ کے پاس سے گزرا اور آپؐ کے استفسار پر بتایا کہ میرا اونٹ گم ہوگیا ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ تیرا اونٹ فلاں جگہ پر ہے، جا اور اسے لے لے۔ جابرؓ کہتے ہیں کہ مَیں اس جگہ پر گیا مگر وہاں مجھے اونٹ نہ ملا، مَیں واپس حاضر ہوا تو آپؐ نے دوبارہ وہیں جانے کا ارشاد فرمایا۔ مَیں دوبارہ وہاں گیا مگر اونٹ نہ ملا۔ اس پر آپؐ شفقت فرماتے ہوئے میرے ساتھ وہاں گئے، یہاں تک کہ ہم اونٹ تک پہنچ گئے پھر آپؐ نے مجھے اونٹ پکڑا دیا۔

غرض اس غزوے میں کئی معجزات کا ذکر ہے، مثلاً اسی غزوے میں حضرت جابرؓ کا ایک اونٹ سست ہوگیا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے کچھ پانی لے کر اس پر پھونک ماری اور اس اونٹ کی کمر، سر اور پیٹھ پر وہ پانی چھڑک دیا۔ پھر آپؐ نے سونٹی سے اس اونٹ کو چند ضربیں لگائیں جس پر وہ اونٹ تیز ہوگیا۔

اسی طرح اس غزوے کے دوران لگن میں پانی بڑھ جانے اور معجزانہ برکت کا واقعہ بھی ملتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ آنحضور ﷺ کے اسی قسم کے معجزانہ واقعات کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس درجہ لقا میں بعض اوقات انسان سے ایسے امور سرزد ہوتے ہیں کہ جو بشریت کی طاقتوں سے بڑھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں اور الٰہی طاقت کا رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں۔ جیسے ہمارے سید و مولیٰ سید الرسل حضرت خاتم الانبیاء ﷺ نے جنگِ بدر میں ایک سنگریزوں کی مٹھی کفار پر چلائی اور وہ مٹھی کسی دعا کے ذریعے سے نہیں بلکہ خود اپنی روحانی طاقت سے چلائی مگر اس مٹھی نے خدائی طاقت دکھلائی اور مخالف کی فوج پر ایسا خارق عادت اس کا اثر پڑا کہ کوئی ان میں سے ایسا نہ رہا جس کی آنکھ پر اس کا اثر نہ پہنچا ہو، اور وہ سب اندھوں کی طرح ہوگئے... اسی قسم کے اور بھی بہت سے معجزات ہیں، جو صرف ذاتی اقتدار کے طور پر آنحضرت ﷺ نے دکھلائے جن کے ساتھ کوئی دعا نہ تھی۔

حسن ظن ایک عبادت ہے

شاہد احمد ملک مربی سلسلہ

قارئین کرام! حسنِ ظن ایک ایسی اعلیٰ خصلت ہے جو نہ صرف دلوں کو جوڑتی ہے بلکہ ایک مومن کے اخلاق کو جلا بخشتی ہے۔ اس کے برعکس بدگمانی انسان کے تعلقات کو کمزور اور محبت کو زائل کر دیتی ہے۔ حسنِ ظن یہ ہے کہ ہم دوسروں کے بارے میں اچھا گمان کریں اور ان کے اعمال کو بہتر زاویے سے دیکھنے کی کوشش کریں۔ جبکہ سوءِ ظن یہ ہے کہ بغیر تحقیق اور وضاحت کے کسی کے بارے میں منفی رائے قائم کر لی جائے۔

قرآن کریم میں ارشاد الٰہی ہے کہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ

(الحجرات: ۱۳)

اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچتے رہا کرو کیونکہ بعض گمان گناہ بن جاتے ہیں۔ قارئین کرام! کیا آپ کو پتہ ہے کہ حسن ظن اور سوئے ظن میں کیا فرق ہے؟ اگر آپ کسی آدمی کو روتا ہوا دیکھیں تو حسن ظن رکھنے والا شخص یہ کہے گا کہ اس پر کوئی مصیبت آن پڑی ہے اور مجھے اس کی ہر ممکن مدد کرنی چاہئے۔ اس کے برعکس سوئے ظن رکھنے والا شخص کہے گا کہ اس نے کوئی غلط کام کیا ہے اس لئے اچھا ہوا جو بھی ہوا۔ آپ کی اس منفی سوچ کے سبب نہ صرف وہ شخص مزید پریشان ہوگا بلکہ اُلٹا اپنی اس عادت میں گھر جائے گا اور آپ سے بھی متنفر ہوجائے گا۔ ہمیں چاہیے کہ ہم جہاں تک ہو سکے کسی سے متعلق بدگمانی کرنے سے بچیں کیونکہ یہ ایک گناہ بھی بن سکتی ہے اور جب تک کسی معاملے سے متعلق خوب وضاحت نہ ہوجائے ہم اپنی طرف سے قیاس آرائیاں نہ کریں بلکہ ہمیشہ ایک مثبت اور پائیدار سوچ کے مالک ہوں۔ پیارے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ

حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ العِبَادَةِ

(مسند احمد وابو داؤد)

حسنِ ظن کے ضمن میں آپ کے سامنے ایک بہت پیارا اور حسن ظنی سے بھر پور واقعہ رکھتا ہوں، جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہے۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک مرتبہ ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا مگر اس شخص نے بعد میں خدا کی قسم کھا کر انکار کر دیا۔ جس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں تمہاری قسم پر اعتبار کرتا ہوں اور اپنے آپکو جھٹلاتا ہوں۔ یعنی آپ نے ایک شخص کے قسم کھا لینے پر کمال حسنِ ظن سے کام لیا حالانکہ آپ نے خود اسے دیکھا تھا مگر کسی قسم کی سختی اور جھگڑے سے کام نہ لیا اور معاملہ خدا تعالیٰ کے حوالے کر دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”میں دیکھتا ہوں کہ اس وقت اخلاقی حالت بہت ہی گری ہوئی ہے۔ اکثر لوگوں میں بدظنی کا مرض بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ وہ

اپنے بھائی کی نسبت برے برے خیالات کرنے لگتے ہیں اور ایسے عیوب اس کی طرف منسوب کرنے لگتے ہیں کہ اگر وہی عیوب ان کی طرف منسوب ہوں تو ان کو سخت ناگوار معلوم ہوں۔ اس لئے اول ضروری ہے کہ حتی الوسع اپنے بھائیوں پر بدظنی نہ کی جائے۔ اور ہمیشہ نیک ظن رکھا جائے کیونکہ اس سے محبت بڑھتی ہے اور انس پیدا ہوتا ہے۔ اور آپس میں قوت پیدا ہوتی ہے اور اس کے باعث انسان بعض دوسرے عیوب مثلاً کینہ، بغض، حسد سے بچا رہتا ہے۔''

(ملفوظات جلد ۴ ص ۲۱۴، ۲۱۵)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ بدظنی سے منع فرماتے ہوئے نصیحت کرتے ہیں کہ

''بدظنی سے بچو کیونکہ بدظنی سخت قسم کا جھوٹ ہے اور بدظنی ایک ایسی چیز ہے جو بسا اوقات ہمارے معاشرے میں اتنی پائی جاتی ہے کہ بدظنی کے بعد پھر اور کہانیاں بنتی چلی جاتی ہیں۔ اور انسان کہتا ہے کہ فلاں نے یہ کام کیا یوں کیا ہوگا۔۔۔ ایسا بے ہودہ طریق ہے جو آنحضرت ﷺ کی کھلی نصائح کو ترک کرنے اور ان کو اہمیت نہ دینے کے نتیجے میں ہماری سوسائٹی میں رفتہ رفتہ پیدا ہوجاتا ہے۔''

(خطبہ جمعہ ۲۵ نومبر ۱۹۹۵ء)

پس آیئے! ہم اپنی زندگی میں یہ عہد کریں کہ ہم دوسروں کے بارے میں اچھے گمان رکھیں گے، اپنی زبان اور دل کو بدگمانی سے بچائیں گے اور ہر حال میں مثبت سوچ کے ساتھ آگے بڑھیں گے۔ اس طرح ہم نہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں گے بلکہ ایک پُرسکون اور محبت سے بھرا معاشرہ بھی قائم کریں گے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حسنِ ظن اختیار کرنے اور بدگمانی سے بچنے کی حقیقی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حسنِ ظن آزماؤ خدا سے ڈرو
دیکھو چغلی نہ کھاؤ خدا سے ڈرو

HR
Sk. Anas Ahmad
Mob : 9861084857
9583048641
email : anash.race@gmail.com

H. R. ALUMINIUM & STEEL
We Deal with all Types of Aluminium & Steel Works
Sliding Window, Door, Partition, ACP Work,
Glazing, Steel Railing etc.
Sivananda Complex, Machhuati, Near Salipur SBI

NUSRAT
MOTORS RE-WINDING
Cell : 9902222345
9448333381

Spl. in :
All Types of Electrical Motor Re-Winding,
Pump Set, Starters & Panel Repairing Centre.
HATTIKUNI ROAD, YADGIR - 585201

JMB Rice mill Pvt. Ltd.
At. Tisalpur, P.O. Rahanja, Bhadrak, Pin-756111
Ph. : 06784 - 250853 (O), 250420 (R)

"انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ وہ خدا کی محبت اپنے اندر مخفی رکھتی ہے پس جب وہ محبت تزکیہ نفس سے بہت صاف ہو جاتی ہے اور مجاہدات کا صیقل اس کی کدورت کو دور کر دیتا ہے تو وہ محبت خدا کے نور کا پرتوہ حاصل کرنے کے لئے ایک مصفا آئینہ کا حکم رکھتی ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو جب مصفا آئینہ آفتاب کے سامنے رکھا جائے تو آفتاب کی روشنی اس میں بھر جاتی ہے۔"

(کلام امام الزمان)

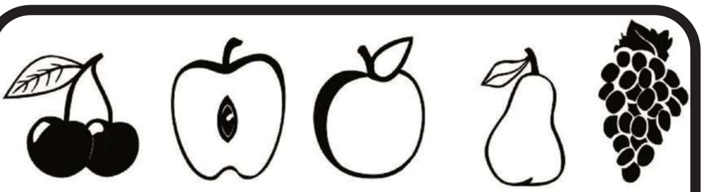

AHMAD FRUIT AGENCY
Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)
Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits
Mobiles : 9622584733,7006066375,9797024310

AL-BADAR
M.OMER . 7829780232
ZAHED . 6363220415
STEEL & ROLLING SHUTTERS

ALL KINDS OF IRON STEEL
- SHUTTER PATTI. GUIDE BOTTOM.
- ROUND RODS, SQUARE RODS.
- ROUND PIPE , SQUARE PIPES.
- BEARINGS, FLATS.
- SPRINGS, ANGLES.

Shop No.1-1-185/30A OPP.KALLUR RICE MILL .
HATTIKUNI ROAD YADGIR

CKS TIMBERS
"the wood for all Your needs"
TEAK,ROSEWOOD,IMPORTED WOODS,SAWN SIZES & WOODEN FURNITURE,CRANE SERVICE
VANIYAMBALAM - 679339,MALAPPURAM Dt. ,KERALA
Mobile:9447136192,9446236192,9746663939
:cktimbers@gmail.com
:www.ckstimbers.com

نرم اور پاک زبان کا استعمال

عمران احمد ناصر مربی سلسلہ

انسان کی شخصیت کا سب سے پہلا تعارف اس کی زبان اور طرزِ گفتگو سے ہوتا ہے۔ اگر ہماری زبان سخت اور تلخ ہو تو دلوں میں نفرت پیدا ہوتی ہے اور تعلقات کمزور ہوجاتے ہیں، لیکن اگر ہماری باتوں میں نرمی اور محبت ہو تو دلوں کو فتح کرنے میں دیر نہیں لگتی۔ ایک میٹھا جملہ اور مسکراہٹ دوسروں کے دل پر ایسا اثر ڈالتی ہے جو سخت لہجہ کبھی نہیں ڈال سکتا۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ:

وَقُوۡلُوۡا لِلنَّاسِ حُسۡنًا (البقرۃ ۸۴)

اور تم لوگوں سے نرمی کے ساتھ بات کیا کرو۔

رسولِ کریم ﷺ نے اپنی سیرت سے یہ سبق دیا کہ نرم کلامی دلوں کو جوڑنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ آپؐ کے اعلیٰ اخلاق کا یہ حال تھا کہ مخالفین کی سخت باتیں اور بد کلامی بھی آپؐ کو صبر سے نہیں ہلا سکتی تھیں۔ آپؐ ہمیشہ جواب میں دعا اور خیر خواہی سے پیش آتے۔ آپؐ نے فرمایا:۔ طُوبَىٰ لِمَنْ مَلَكَ لِسَانَهُ، وَوَسِعَهُ بَيْتُهُ، وَبَكَىٰ عَلَىٰ خَطِيئَتِهِ خوش نصیب ہے وہ شخص، جس کی زبان اس کے قابو میں ہو۔ اس کا مکان (مہمانوں کے لئے) کشادہ ہو اور وہ اپنے گناہوں پر روئے۔ اسی طرح ایک اور جگہ پر آپؐ کو اور آپ کے ذریعہ اپنے بندوں کو قرآن مجید میں ماں باپ سے متعلق خدا تعالیٰ نے وصیت فرمائی ہے کہ۔ وَقُلۡ لَّهُمَا قَوۡلًا كَرِيۡمًا ۔ (بنی اسرائیل ۲۴)

کہ تو ان دونوں سے نرمی سے بات کر۔

حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ کے وقت بہت سے لوگوں نے آپ کو گالیاں دیں اور بدخلقی سے پیش آئے۔ مگر آپ کا صبر حیرت انگیز تھا۔ کبھی کسی سے سختی نہیں کی۔ اور نہ ہی جھڑکا۔ آپ نے ایک دفعہ گالی سن کر جواباً فرمایا۔

’’گالیاں دیتے ہیں اس کی تو مجھے پرواہ نہیں ہے۔ بہت سے خطوط گالیوں کے آتے ہیں جن کا مجھے محصول بھی دینا پڑتا ہے اور کھولتا ہوں تو گالیاں ہوتی ہیں۔ اشتہاروں میں گالیاں دی جاتی ہیں اور اب تو کھلے لفافوں پر گالیاں لکھ کر بھیج دیتے ہیں مگر ان باتوں سے کیا ہوتا ہے اور کیا خدا کا نور کہیں بجھ سکتا ہے؟ ہمیشہ نبیوں، راستبازوں کے ساتھ ناشکروں نے یہی سلوک کیا۔ میں بنی نوع انسان کا حقیقی خیر خواہ ہوں۔ جو مجھے دشمن سمجھتا ہے وہ خود اپنی جان کا دشمن ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۱۲۶)

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ:

’’نرمی کی عادت ڈالو تا کہ خدا تعالیٰ بھی تمہارے سے نرمی سے پیش آئے۔ ورنہ اگر تم خدا تعالیٰ کی مخلوق پر درشتی کرتے ہو تو تم بھی اپنے آپ کو اس بات کا حق دار بناتے ہو کہ خدا تعالیٰ تم پر درشتی کرے۔‘‘ (انوار العلوم جلد ۵ صفحہ ۴۳۶)

گالیاں سُن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

(درثمین)

پس ہمیں چاہئے کہ اپنی زبان کو ہمیشہ میٹھا اور دلکش بنائیں۔ ہمارے الفاظ دوسروں کے لئے راحت اور سکون کا باعث ہوں۔ یہی طرزِ کلام ہماری دنیا اور آخرت کو سنوارنے کا ذریعہ بنے گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی گفتگو کو سنوارنے، دلوں کو جوڑنے اور نرمی و محبت کے ساتھ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

غیبت سے اجتناب

نجیب اللہ نائک مربی سلسلہ

اللہ تعالیٰ نے اُمتِ مسلمہ کو ایک نہایت قبیح اور خطرناک عادت یعنی غیبت سے سختی کے ساتھ منع فرمایا ہے۔قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اورتم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے کیا تم میں سے کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا۔ ہرگز نہیں بلکہ تم اس حرکت سے نفی کرو گے۔ پس تم اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ بہت توبہ قبول کرنے اور باربار رحم کرنے والا ہے۔ (الحجرات ۱۳)

غیبت کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی یا ساتھی کی غیر موجودگی میں ایسی بات زبان پر لائے جوسن کر وہ برامانے۔ اس بری عادت کے نتیجہ میں دلوں میں کینہ، حسد اور دشمنی پیدا ہوتی ہے اور محبت واتفاق کی فضا بگڑ جاتی ہے۔حضرت نبی کریم ﷺ نے ایک موقع پر غیبت اور بہتان کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر وہ عیب تمہارے بھائی میں پایا جاتا ہے جو تم نے اس کی پیٹھ پیچھے بیان کیا تو یہ غیبت ہے اور اگر تم نے وہ بات اس سے متعلق کی جو اس میں نہیں پائی جاتی تو یہ بہتان ہے۔ (مسلم کتاب البر والصلة)

قارئینِ کرام! ہمارا دین اسلام بھائی چارے، محبت اور اخوت کا پیغام دیتا ہے۔لیکن غیبت کرنے سے دشمنی کی دیواریں کھڑی ہوجاتی ہیں اور یہ عمل دوسروں کو نقصان پہنچانے کے ساتھ ساتھ خود انسان کے لیے بھی باعثِ وبال بنتا ہے۔ اصلاح کا درست طریق یہ ہے کہ کسی کے عیب کو اس کی غیرموجودگی میں بیان کرنے کے بجائے، موقع محل دیکھ کر نرمی اور محبت سے اس کے سامنے بیان کیا جائے تاکہ اس کی اصلاح ہوسکے۔حضرت مسیح موعود ایک جگہ جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''ہماری جماعت کو چاہئے کہ کسی بھائی کا عیب دیکھ کر اس کے لئے دعا کریں لیکن اگر وہ دعا نہیں کرتے اور اس کو بیان کرکے دور سلسلہ چلاتے ہیں تو گناہ کرتے ہیں۔ کونسا ایسا عیب ہے جو کہ دور نہیں ہو سکتا۔ اسلئے ہمیشہ دعا کے ذریعہ دوسرے بھائی کی مدد کرنی چاہئے''

اس نصیحت کے ساتھ ہی آپ علیہ السلام نے ایک واقعہ بیان فرمایا کہ ایک صوفی کے دو مرید تھے۔ ایک نے شراب پی اور نالی میں بے ہوش ہوکر گرا۔ دوسرے نے صوفی سے شکایت کی، تو اس نے کہا کہ تو بڑا بے ادب ہے اس کی شکایت کرتا ہے اور جاکر اُٹھا نہیں لاتا۔ وہ اُسی وقت گیا اور اسے اٹھا کر لے چلا۔ (ملفوظات جلد ۴ ص ۶۰)

اس واقعہ سے ہمیں غیبت سے اجتناب کرنے اور دلی خلوص کے ساتھ ایک دوسرے کی اصلاح کرنے کا درس ملتا ہے۔ ایک جگہ حضرت مصلح موعود غیبت سے اجتناب کی تلقین کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ:

''غیبت کے متعلق بعض لوگوں میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ اگر کسی کا کوئی سچا عیب اس کی عدم موجودگی میں بیان کیا جائے تو وہ غیبت میں داخل نہیں ہوتا۔ ہاں اگر جھوٹی بات کی جائے تو وہ غیبت ہوتی ہے حالانکہ یہ صحیح نہیں۔ غیبت کا اطلاق ہمیشہ ایسی سچی بات پر ہوتا ہے جو کسی دوسرے کو بدنام کرنے کے لئے اس کی غیر موجودگی میں بیان کی جائے اگر جھوٹی بات بیان کی جائے گی تو وہ غیبت نہیں بلکہ بہتان ہوگا۔'' (تفسیر کبیر جلد ۹ ص ۵۷۹)

یہ بھی ضروری ہے کہ ہم یہ سمجھیں کہ غیبت صرف جھوٹی بات نہیں بلکہ سچی بات بھی جب کسی کے پیچھے بیان کی جائے اور اس سے اس کی بدنامی مقصود ہو تو وہ بھی غیبت ہے۔ اس لیے چاہے بات درست ہو یا غلط، کسی کی برائی اس کی غیرموجودگی میں بیان کرنا درست نہیں۔

پس ہمیں چاہئے کہ اپنی محفلوں اور باتوں میں ایسے الفاظ اور موضوعات اختیار کریں جو بھائی چارے کو بڑھائیں، دشمنی کو کم کریں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ ہوں۔ غیبت جیسی بری عادت سے بچنا ہی حقیقی کامیابی ہے۔

کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اہمیت

اسد فرحان مربی سلسلہ

اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ازل سے جاری ہے کہ وہ انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے اپنے برگزیدہ انبیاء کو مبعوث فرماتا ہے۔ یہ انبیاء اللہ اور اس کی مخلوق کے درمیان زندہ تعلق کا ذریعہ بنتے ہیں اور انسانیت کو نورِ ہدایت عطا کرتے ہیں۔ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے غلام صادق کے طور پر اس زمانہ میں حضرت مسیح موعودؑ مبعوث ہوئے۔ آپؑ نے تلوار کے بجائے قلم کے ذریعے اسلام کی فتح و نصرت کا کام سرانجام دیا اور سینکڑوں مضامین، تقاریر اور درجنوں کتب تصنیف فرمائیں۔

یہ کتب محض انسانی ذہن کی پیداوار نہیں بلکہ الٰہی تائید اور نصرت کے نتیجہ میں وجود میں آئیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان میں دینِ اسلام کا خالص اور اجلا چہرہ جھلکتا ہے۔ آج کے اس دورِ فتن میں، جب کہ غلط خیالات اور باطل نظریات تیزی سے پھیل رہے ہیں، حضرت مسیح موعودؑ کی تحریریں ہمارے لئے روشنی کا مینار ہیں۔ ان کتب کا مطالعہ نہ صرف ہمارے ایمان کو تازگی بخشتا ہے بلکہ دینِ حق کی صحیح تصویر بھی سامنے لاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''میں تو ایک حرف بھی نہیں لکھ سکتا اگر خدا تعالیٰ کی طاقت میرے ساتھ نہ ہو بارہا لکھتے لکھتے دیکھا ہے ایک خدا کی روح ہے جو تیر رہی ہے قلم تھک جایا کرتی ہے مگر اندر جوش نہیں تھکتا، طبیعت محسوس کیا کرتی ہے کہ ایک ایک حرف خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے'' (ملفوظات جلد دوئم ص ۴۳۸)

اسی طرح ایک اور موقع پر فرمایا۔

''اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہوتا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔''

(نزول المسیح روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۴۰۳)

اگر ہم آج دعوت الی اللہ کے میدان میں ترقی کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے دعا کے بعد سب سے اہم ہتھیار حضرت مسیح موعودؑ کی کتب ہیں، جن کو پڑھ کر انسان تمام حقائق و معارف کو پالیتا ہے۔ حضرت مصلح موعود بیان فرماتے ہیں کہ

''جو کتابیں ایک ایسے شخص نے لکھی ہوں جس پر فرشتے نازل ہوتے تھے ان کے پڑھنے سے بھی ملائکہ نازل ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت صاحب کی کتابیں جو شخص پڑھے گا اس پر فرشتے نازل ہونگے۔ یہ ایک خاص نکتہ ہے کیونکہ حضرت صاحب کی کتابیں پڑھتے ہوئے نکات اور معارف کھلتے ہیں اور جب پڑھو جب ہی خاص نکات اور برکات کا نزول ہوتا ہے۔'' (ملائکۃ اللہ صفحہ ۱۰۸)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ

''ہر گھرانہ میں کتب حضرت مسیح موعود موجود ہوں اور زیر مطالعہ ہوں اور انہیں بچوں کو پڑھانے کا انتظام ہو''

(الفضل ۲۹ اکتوبر ۱۹۷۷)

پس ہمیں چاہیے کہ قرآن کریم اور احادیث نبویہ کے علاوہ ہم کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مطالعہ بھی کیا کریں تا ہماری روحانیت ترقی کرے۔ اللہ کرے کہ ہم اِن روحانی خزائن سے کما حقہ فائدہ حاصل کرنے والے بنیں۔ آمین

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر ملے کوئی امیدوار

پس ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی علمی و روحانی پیاس بجھانے کے لئے ان کتب سے گہرا تعلق قائم کریں اور ان سے وہ روشنی حاصل کریں جو ہمارے دل و دماغ کو منور اور زندگیوں کو سنوارنے والی ہے۔

ظالم اور مظلوم ایک نفسیاتی جائزہ

حافظ سید اعزاز الدین مربی سلسلہ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر بے شمار صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ اس کی فلاح و بہبود کے لئے خدا تعالیٰ نے ہمیشہ اپنی طرف سے راہنما مبعوث فرمائے جو انسانوں ہی میں سے ہوتے ہیں اور بشری صفات رکھتے ہیں۔ یہ انبیاء و مرسلین قولی اور فعلی دونوں پہلوؤں سے انسانوں کی رہنمائی کرتے ہیں تا کہ وہ اپنے خالق کی محبت اور رضا حاصل کر سکیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے اس عظیم الشان نظام ہدایت کو ہمیشہ کے لئے محفوظ بھی فرما دیا ہے۔ حضرت آدمؑ کی تخلیق اور ان سے متعلقہ واقعات کو بطور نمونہ محفوظ کر کے ایک ایسا روحانی نظام قائم فرمایا جس میں ایک طرف فرشتے ہیں جو الٰہی احکام کے مطابق دنیا میں نیکی اور ہدایت کی طرف راہنمائی کرتے ہیں، تو دوسری طرف ابلیس اور اس کی جماعت کو بھی ایک مہلت دی گئی ہے تا کہ وہ انسان کو بہکانے اور گمراہی میں ڈالنے کی کوششیں کرتے رہیں۔ اس کے متعلق امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''حقیقت یہ ہے کہ جب دنیا میں کوئی امام الزمان آتا ہے تو ہزار ہا انوار اس کے ساتھ آتے ہیں اور آسمان میں ایک صورت انبساطی پیدا ہو جاتی ہے اور انتشار روحانیت اور نورانیت ہو کر نیک استعدادیں جاگ اٹھتی ہیں پس جو شخص الہام کی استعداد رکھتا ہے اس کو سلسلہ الہام شروع ہو جاتا ہے اور جو شخص فکر اور غور سے دینی تفقہ کی استعداد رکھتا ہے اس کے تدبّر اور سوچنے کی قوت کو زیادہ کیا جاتا ہے اور جس کو عبادات کی طرف رغبت ہو اس کو تعبد اور پرستش میں لذت عطا کی جاتی ہے۔ اور جو شخص غیر قوموں کے ساتھ مباحثات کرتا ہے اس کو استدلال اور اتمام حجت کی طاقت بخشی جاتی ہے۔ اور یہ تمام باتیں درحقیقت اسی انتشار روحانیت کا نتیجہ ہوتا ہے جو امام الزمان کے ساتھ آسمان سے اترتی اور ہر ایک مستعد کے دل پر نازل ہوتی ہے۔ اور یہ ایک عام قانون اور سنت الٰہی ہے جو ہمیں قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کی رہنمائی سے معلوم ہوا''۔

(ضرورۃ الامام، روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۴۷۵۔۴۷۴)

نور اور نار، حق اور باطل کی کشمکش ہمیشہ جاری رہتی ہے۔ چنانچہ ایک طرف روحانیت کے پھیلاؤ سے وابستہ تعمیری کارنامے ہوتے ہیں، تو دوسری طرف ابنائے ابلیس کی طرف سے تخریبی سرگرمیوں کا سلسلہ بھی جاری رہتا ہے۔ اس مقابلے میں انجام کار الٰہی تقدیر ہی غالب آتی ہے، کیونکہ نور کے مقابلے میں نار کبھی ٹھہر نہیں سکتا، اور حق کے سامنے باطل کبھی جم نہیں سکتا۔

اس دائمی کشمکش کے پیچھے ایک نفسیاتی (سائیکولوجیکل) پہلو بھی موجود ہے۔ ہر وجود اپنی بقا کا خواہاں ہوتا ہے اور اس کے لئے مسلسل جدوجہد کرتا ہے۔ جب وہ یہ محسوس کرتا ہے کہ اس کے وجود کو خطرہ لاحق ہے اور اگر چوک گیا تو فنا ہو جائے گا، تو وہ مزاحمت پر اُتر آتا ہے اور اپنی بقا کی کوشش میں ہاتھ پاؤں مارنے لگتا ہے۔

چنانچہ ہم دنیا میں دیکھتے ہیں کہ جنگل میں تمام جانور سکون سے چرتے پھرتے ہیں، لیکن جب ان کے سامنے شیر آ جاتا ہے تو سب کا چین و سکون ختم ہو جاتا ہے۔ سارے جانور یا تو بھاگنے لگتے ہیں یا پھر مل کر مقابلہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں، محض اس لئے کہ شیر کے وجود سے اُن کے اپنے وجود کی بقا کو خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔

چھٹی صدی عیسوی کے قریب مکہ میں ایک صاحبِ بصیرت

جوہر شناس، ورقہ بن نوفل ہوا کرتے تھے۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبے اور مستقبل کو پہچان لیا تھا اور فرمایا تھا کہ تمہیں تمہاری قوم نکال دے گی۔ ان کا مطلب یہ تھا کہ تیرے وجود کو اپنی بقا کے لئے خطرہ سمجھا جائے گا، چنانچہ لوگ تجھ سے مخالفت کریں گے، تجھے اذیت پہنچائیں گے اور تیرے ماننے والوں پر بھی ظلم ڈھائیں گے۔

امر واقعہ بھی یہی ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شدید مخالفت کی گئی۔ آپ کو جسمانی و روحانی اذیتیں دی گئیں۔ بعض صحابہ کو پہلے ہجرت کرنی پڑی اور پھر اللہ تعالیٰ کے اذن سے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ہجرت کرنی پڑی۔ جب آپ ﷺ مکہ سے روانہ ہوئے تو مڑ کر مکہ کی جانب دیکھا اور فرمایا کہ اے مکہ! تو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے، لیکن تیرے رہنے والوں کے ظلم کی وجہ سے مجھے چھوڑنا پڑ رہا ہے۔

اسی الٰہی تقدیر کا ظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزولِ ثانی کے وقت بھی ہوا۔ جب اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کا وقت آیا، جیسا کہ سورۃ الجمعہ میں وعدہ موجود ہے، تو حضرت امام مہدیؑ کو بھی سخت اذیتیں دی گئیں۔ خدا تعالیٰ نے ان اذیتوں کو محسوس کیا اور ''داغِ ہجرت'' کی خبر دی (تذکرہ صفحہ ۲۳۷) اور ساتھ یہ بشارت بھی عطا فرمائی کہ

''إِنِّي مَعَ الْأَفْوَاجِ أَتِيكَ بَغْتَةً''

(تذکرہ صفحہ ۲۶۱)

خدا کے بھیجے ہوئے انبیاء کو اور ان کے متبعین کو ظلم کا نشانہ بنایا گیا مگر ان ظالموں کا کوئی مولا نہیں ہے البتہ ان مظلوموں کا مولا ضرور ہے اور خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے:

اَلَاۤ اِنَّ نَصۡرَ اللّٰہِ قَرِیۡبٌ

(سورۃ البقرہ:۲۱۵)

دوسری طرف جلالی شان کا اظہار ظالموں کے لئے بھی پہلے سے یہی مقرر رہے کہ

فَدَمۡدَمَ عَلَیۡہِمۡ رَبُّہُمۡ بِذَنۡۢبِہِمۡ فَسَوّٰىہَا

(سورۃ الشمس:۱۵)

ان کو اللہ تعالیٰ نے خاک میں ملانے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ یہ تو حضرت صاحبزادہ صاحب کے لئے ابدی قانون کے تحت اللہ تعالیٰ کا سلوک ہونا تھا ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے خاص حضرت صاحبزادہ صاحب کے لئے زمانہ کے امام کو بتادیا کہ ''ریاست کابل میں قریباً پچاسی ہزار کے ادمی مریں گے''

(تذکرہ صفحہ ۶۷۳)

سنہ ۱۹۰۳ سے سنہ ۲۰۲۵ تک یعنی گزشتہ ۱۲۲ سالوں سے دنیا بھر میں یہ واحد شہر کابل (بشمول افغانستان) ہے جہاں قتل وہ غارت گری کا سلسلہ چلتا چلا آرہا ہے۔ ۸۵ ہزار آدمی سے کہیں زیادہ مر چکے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ کی گہری تجلی حضرت صاحبزادہ صاحب شہید کے لئے جاری ہے۔ جہاں تک جمالی شان کی بات ہے اس تعلق سے ایک تاریخی حقیقت کا بیان حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے الفاظ میں یوں ہیں:

''حضرت صاحبزادہ سید عبد اللطیف صاحب کے متعلق ابھی چند سال ہوئے ایک بڑی دلچسپ روایت معلوم ہوئی۔ ہمارے صوبہ سرحد کے ایک مخلص احمدی دوست ہیں جن کے تعلقات کا دائرہ بڑا وسیع ہے۔ چند سال پہلے افغانستان سے ایک ایسے دوست ان سے ملنے کے لئے آئے یا یہ گئے وہاں ملنے کے لئے مجھے اس وقت صحیح یاد نہیں بہر حال ان کی ملاقات ہوئی۔ یہ وہ شخص ہیں جنہوں نے افغانستان کی آزادی کی روح کا Symbol یعنی نشان قائم کیا ہے یعنی یہ وہ آرکیٹیکٹ (نقشہ بنانے والے) ہیں کہ جب افغان قوم نے یہ فیصلہ کیا کہ افغان آزادی کی روح کا ایک Symbol یعنی یادگار قائم کی جائے تو یہ کام اسی آرکیٹیکٹ کے سپرد تھا کہ تم ڈیزاین بھی کرو یہ بھی فیصلہ کرو کہ اس کے لئے سب سے زیادہ موزوں جگہ

کون سی ہے۔ ہمارے احمدی دوست کہتے ہیں میں جب ان سے ملا تو میں بھی وہ مینار دیکھنے گیا تو پتہ لگا کہ وہ موزوں جگہ پر نہیں ہے۔ایک ایسی جگہ پر ہے جو آرکیٹیکچر یعنی فن تعمیر کے نقطۂ نگاہ سے موزوں نہیں تھی۔ایسی جگہ کمانڈنگ ہونی چاہئے، اونچی ہونی چاہئے ، کھلا منظر ہوتا کہ دور دور سے نظر آئے لیکن وہ مکانوں میں گھری ہوئی ایک چوک کے اندر جگہ تھی مجھے بڑا تعجب ہوا۔ میں نے اس بوڑھے سے پوچھا کہ تم تو بڑے قابل آرکیٹیکٹ ہو تم نے اس یادگار کے لئے اس جگہ کا انتخاب کیوں کرلیا۔اس نے جواب یہ دیا کہ اس کا انتخاب اس لئے کیا کہ مجھے یہ کہا گیا تھا کہ افغان روح آزادی کو خراج تحسین ادا کرنا ہے یعنی یہ کہ وہ تمام دنیا کے اثرات سے آزاد ہے اس کو دنیا کا کوئی خوف نہیں ہے اور حق پر قائم رہنا جانتی ہے یہ تھی اس کی روح۔اور میں جب بچہ تھا میں نے یہاں اسی چوک میں ایک ایسا واقعہ دیکھا تھا کہ وہ ہمیشہ ہمیش کے لئے میرے دل پر ثبت ہوگیا۔میں نے یہ دیکھا کہ ایک بزرگ زنجیروں میں جکڑا ہوا سنگسار کرنے کیلئے لے جایا جارہا تھا۔ ہم بھی بچوں میں شامل ہوکر اسکا نظارہ دیکھنے کے لئے گئے۔میں نے اسکے چہرہ پر ایسی عظمت دیکھی، ایسی آزادی دیکھی، ایسی بے خوفی دیکھی اور ایسا اطمینان تھا اور اس کے چہرہ پر طمانیت کی ایسی مسکراہٹ تھی کہ وہ میرے ذہن سے کبھی نہیں اترتی۔ پس جب مجھے میری قوم نے کہا کہ افغان روح آزادی کو خراج تحسین ادا کرنا ہے اور اس کے لئے ایک مینار قائم کرنا ہے تو میں نے سوچا کہ اس سے بہتر اور کوئی جگہ نہیں جہاں میں نے اس آزادی کی روح کو دیکھا تھا۔‘‘

(خطبات طاہر جلد ۲ صفحہ ۶۹۔۶۸)

پھر ظالم اور مظلوم اور ان کی نفسیاتی جائزہ کے لئے ایک بہت ہی دلچسپ واقعہ جس میں ظالموں پر جمالی شان کا ذکر ہے کچھ اس طرح سے ہے کہ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

’’اسی طرح قادیان کا ہی ایک واقعہ ہے جو حافظ روشن علی صاحب نے سنایا وہ فرماتے تھے کہ میں ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے ایام میں مدرسہ احمدیہ کی طرف سے آرہا تھا کہ میں نے دیکھا ایک چھوٹی سی ٹولی جس میں چار پانچ آدمی ہیں مہمان خانے کی طرف سے آرہی ہے اور دوسری طرف ایک بڑی ٹولی جس میں چالیس پچاس آدمی ہیں باہر کی طرف سے آرہی ہے وہ دونوں جماعتیں ایک دوسرے کو دیکھ کر ٹھہر گئیں اور پھر انہوں نے آگے بڑھ کر آپس میں لپٹ کر رونا شروع کر دیا۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھ پر اس نظارے کا عجیب اثر ہوا اور میں نے آگے بڑھ کر ان سے پوچھا کہ تم روتے کیوں ہو؟اس پر وہ جو زیادہ تھے انہوں نے بتایا کہ بات یہ ہے کہ یہ لوگ جو آپ کو تھوڑے نظر آرہے ہیں یہ ہمارے گاؤں میں سب سے پہلے احمدی ہوئے۔ ہم لوگوں کو ان کا احمدیت میں داخل ہونا اتنا برا معلوم ہوا اتنا برا معلوم ہوا کہ ہم نے ان پر ظلم کرنے شروع کر دیئے اور یہاں تک ظلم کئے کہ یہ اپنی جائیدادیں اور مکان وغیرہ چھوڑ کر دور کسی اور شہر میں جا بسے۔ کچھ عرصہ کے بعد ہمیں بھی خدا تعالیٰ نے ہدایت دی اور ہم بھی احمدیت میں داخل ہو گئے لیکن نہ ہمیں ان کی خبر تھی کہ یہ کہاں ہیں اور نہ انہوں نے پھر ہمارے متعلق کوئی خبر حاصل کی۔آج جلسہ سالانہ پر ہم آئے ہوئے تھے کہ ادھر سے ہم آنکلے اور اُدھر سے یہ آنکلے اور ہم نے ایک دوسرے کو پہچان لیا۔ہمیں ان کو دیکھ کر وہ وقت یاد آ گیا جب ہم ان پر ظلم وستم کیا کرتے تھے اور جب خدا کی آواز پر لبیک کہنے کی وجہ سے ہم نے ان کو ان کے گھروں سے نکال دیا اور انہیں بھی وہ زمانہ یاد آ گیا جب ہم نے انہیں دُکھ دیئے تھے اور ہم دونوں بیتاب ہو کر رونے لگ گئے۔تو بڑے بڑے دشمن ہدایت پا جاتے ہیں اور بڑے بڑے مخالف راہ راست پر آجاتے ہیں۔‘‘

(خلافت علی منہاج نبوت جلد ۲ صفحہ ۳۱۲۔۳۱۱)

پس یہ حقیقت حال ہے یعنی حالات کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کا سلوک اپنے بندوں کے ساتھ یوں ہوا کرتا ہے۔

گوشہ ادب

شرح القصیدہ
یا عین فیض اللہ و العرفان

از: جلال الدین شمسؓ، سابق مبلغ بلادِ عربیہ وبلادِ غربیہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی عظیم الشان تصنیف آئینہ کمالات اسلام کے عربی حصہ میں ایک نہایت ہی روح پرور اور ایمان افروز قصیدہ تحریر فرمایا۔ یہ قصیدہ حضور علیہ السلام نے خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی مدح ومنقبت میں رقم فرمایا ہے۔ اس قصیدہ مبارکہ کے کل ستر (70) اشعار ہیں جو اپنی فصاحت و بلاغت، رفعتِ معانی، ندرتِ اسلوب اور حسنِ بیان میں اپنی مثال آپ ہیں۔ ان اشعار میں وہ جلال و جمال جھلکتا ہے جو دراصل خالقِ کائنات کے عطا کردہ فیضانِ خاص کا نتیجہ ہے۔

قصیدہ اپنی بے نظیر ادبی و روحانی شان کی بدولت نہ صرف جماعت احمدیہ بلکہ وسیع تر دینی وعلمی حلقوں میں بھی قبولیت اور مقبولیت کا ایک درخشاں مینار ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کے عاشق صادق اور مخلص مبلغ، مولانا جلال الدین شمس صاحبؓ (سابق مبلغ بلادِ عربیہ وغربیہ) نے اس قصیدہ سے غیر معمولی تعلق اور والہانہ عشق کے تحت 1956ء میں اس کا شاندار علمی و تحقیقی شرحی نسخہ مرتب فرمایا۔ اس شرح میں مشکل الفاظ کے معانی وتوضیح .ہرشعر کا بامحاورہ اردو ترجمہ اور اشعار کی مفصل تشریح اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دیگر تصانیف سے متعلقہ اقتباسات بڑی محنت اور دلجمعی کے ساتھ یکجا کیے گئے ہیں۔

موجودہ طبع شدہ ایڈیشن تقریباً دوسو (200) صفحات پر محیط ہے۔

یہ کتاب ہر اس قاری کے لیے ایک گرانقدر خزینہ ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کے عشق رسول ﷺ سے لبریز کلام کو سمجھنے اور اس کے انوار سے مستفید ہونے کا خواہاں ہے۔

نونہالان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے

کلام حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ

نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے
پر ہے یہ شرط کہ ضائع مرا پیغام نہ ہو
چاہتا ہوں کہ کروں چند نصائح تم کو
تاکہ پھر بعد میں مجھ پر کوئی الزام نہ ہو
جب گزر جائیں گے ہم تم پہ پڑے گا سب بار
سستیاں ترک کرو طالبِ آرام نہ ہو
خدمتِ دین کو اک فضلِ الٰہی جانو
اس کے بدلہ میں کبھی طالبِ انعام نہ ہو
دل میں ہو سوز تو آنکھوں سے رواں ہوں آنسو
تم میں اسلام کا ہو مغز فقط نام نہ ہو
سر میں نخوت نہ ہو آنکھوں میں نہ ہو برقِ غضب
دل میں کینہ نہ ہو لب پہ کبھی دشنام نہ ہو
خیراندیشیٔ احباب رہے مدنظر
عیب چینی نہ کرو مفسد و نمام نہ ہو
چھوڑ دو حرص کرو زہد و قناعت پیدا
زَر نہ محبوب بنے سیم دل آرام نہ ہو
رغبتِ دل سے ہو پابند نمازو روزہ
نظرانداز کوئی حصۂ احکام نہ ہو
پاس ہو مال تو دو اس سے زکوٰۃ و صدقہ
فکرِ مسکیں رہے تم کو غمِ ایام نہ ہو
حس اس کا نہیں کھلتا تمہیں یہ یاد رہے
دوش مسلم پر اگر چادرِ احرام نہ ہو

(کلام محمود صفحہ 97-96)

بنیادی مسائل کے جوابات

(امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پوچھے جانے والے بنیادی مسائل پر مبنی سوالات کے بصیرت افروز جوابات)

سوال: ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں استفسار کیا کہ کیا ایک سفر میں ایک سے زیادہ عمرے کرنے بہتر ہیں یا ایک عمرہ کرنے کے بعد باقی وقت دیگر عبادات میں گزارا جائے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ 02 فروری 2019ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطا فرمایا:

جواب: آنحضور ﷺ کی سنت سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ نے ایک سفر میں ایک ہی عمرہ فرمایا۔ لیکن حضور ﷺ نے کہیں اس کی ممانعت نہیں فرمائی کہ ایک سفر میں ایک سے زائد عمرے نہیں ہو سکتے۔ اس لئے اگر کوئی شخص حضور ﷺ کی سنت کے مطابق ایک سفر میں صرف ایک ہی عمرہ کرے اور باقی وقت دیگر عبادات میں گزارے تو یہ بھی ٹھیک ہے اور اگر وہ ایک سے زیادہ عمرے کرنا چاہے تو چونکہ عمرہ میں بھی اللہ تعالیٰ کے گھر کا طواف، صفاء اور مروہ کے چکر، ذکر واذکار اور نوافل ہوتے ہیں، اس لئے اس میں بھی کوئی حرج کی بات نہیں۔

(قسط نمبر 10، الفضل انٹرنیشنل 05 مارچ 2021ء صفحہ 11)

سوال: ایک خاتون نے عورتوں کے بال کٹوانے اور ان بالوں کو کینسر کے کسی غیر مسلم مریض کو Donate کرنے کے بارہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں استفسار کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مؤرخہ ۲۵ دسمبر ۲۰۱۹ء میں اس سوال کا حسب ذیل جواب عطا فرمایا:

جواب: بغرض ضرورت عورتوں کے بال کٹوانے میں کوئی حرج نہیں۔ چنانچہ حج اور عمرہ کی تکمیل پر عورتیں اپنے بال کاٹ کر ہی احرام کھولتی ہیں۔ احادیث میں آتا ہے کہ صحابیات بغرض ضرورت اپنے بال کٹوایا کرتی تھیں۔ البتہ عورتوں کو حلق یعنی سر منڈوانے کی اجازت نہیں۔ اسی طرح حضور ﷺ نے مردوں کو عورتوں کی اور عورتوں کو مردوں کی مشابہت اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے۔ پس عورتوں کو مردوں کی طرز پر بال نہیں کٹوانے چاہئیں۔ لیکن اگر زینت کی خاطر مناسب حد تک بال کٹوائے جائیں جس میں مردوں سے مشابہت پیدا نہ ہوتی ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ کسی مریض کو بال Donate کرنا ثواب کا کام ہے۔ اس میں کوئی حرج کی بات نہیں۔ کیونکہ جب علاج کے سلسلہ میں ایک انسان دوسرے انسان کو اپنا خون اور دیگر اعضاء بطور عطیہ دے رہا ہے تو بال کیوں نہیں دے سکتا۔

(قسط نمبر ۱۳، الفضل انٹرنیشنل ۰۹ اپریل ۲۰۲۱ء صفحہ ۱۱)

سوال: ایک مربی صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں تحریر کیا کہ عیدین کے مواقع پر بعض لوگ مساجد میں آکر عید سے پہلے یا بعد میں نوافل ادا کرتے ہیں۔ اس بارہ میں رہنمائی کی درخواست ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مؤرخہ ۱۴ اکتوبر ۲۰۱۷ء میں ان مربی صاحب کو جو جواب اور اس مسئلہ کے بارہ میں انتظامیہ کو جو ہدایت عطا فرمائی وہ حسب ذیل ہے۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: نماز عید سے پہلے نوافل کی ادائیگی منع ہے جیسا کہ

احادیث سے بھی ثابت ہوتا ہے، لیکن بعد میں اگر وقت ممنوعہ شروع نہ ہوا ہو تو گھر جا کر نوافل پڑھے جا سکتے ہیں، اس میں کوئی حرج نہیں۔ میں نے جنرل سیکرٹری صاحب کو بھی ہدایت کر دی ہے کہ جو لوگ عید والے دن نماز عید سے قبل مساجد میں آ کر نوافل ادا کرنا شروع کر دیتے ہیں انہیں اس کی ممانعت کی بابت توجہ دلانے کے لئے نماز عید سے قبل مساجد میں باقاعدہ اعلان کروایا کریں۔

(قسط نمبر ۴، الفضل انٹرنیشنل ۱۸ دسمبر ۲۰۲۰ء صفحہ ۱۲)

سوال: ایک دوست نے عیدین کی نماز کے واجب ہونے نیز عید کی نماز میں امام کے کسی رکعت میں تکبیرات بھول جانے اور اس کے تدارک میں سجدہ سہو کرنے کے بارہ میں حضور انور کی خدمت اقدس میں رہنمائی فرمانے کی درخواست کی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب ۲۱ نومبر ۲۰۱۷ء میں اس سوال کا جو جواب عطا فرمایا، وہ حسب ذیل ہے۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: عیدین کی نماز سنت مؤکدہ ہے۔ حضور ﷺ نے ایسی خواتین جن پر ان کے خاص ایام ہونے کی وجہ سے نماز فرض نہیں، انہیں بھی عید گاہ میں آ کر مسلمانوں کی دعا میں شامل ہونے کا پابند فرمایا ہے۔ اور جہاں تک امام کے تکبیرات بھول جانے کا سوال ہے تو ایسی صورت میں مقتدی اسے یاد کروا دیں، لیکن مقتدیوں کے یاد کروانے کے باوجود اگر امام کچھ تکبیرات نہ کہہ سکے تو مقتدی امام کی ہی اتباع کرتے ہوئے عید کی نماز ادا کریں۔ تکبیرات بھولنے کے نتیجہ میں امام کو سجدہ سہو کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

(قسط نمبر ۴، الفضل انٹرنیشنل ۱۸ دسمبر ۲۰۲۰ء صفحہ ۱۲)

سوال: ایک دوست نے بعض احباب کی طرف سے پوچھے جانے والے اس سوال کی بابت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے رہنمائی چاہی کہ گھانا کے ماحول کو سامنے رکھتے ہوئے جہاں ایسے غیر احمدی امام بھی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احمدیت کو سچا اور بہترین اسلام سمجھتے ہیں اور مخالفت بھی نہیں کرتے لیکن کسی مجبوری کی وجہ سے قبول احمدیت کی توفیق نہیں پاتے، تو کیا ایسے افراد یا اماموں کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہو گا؟

حضور انور نے اپنے مکتوب مؤرخہ ۲۲ جولائی ۲۰۱۹ء میں اس کا درج ذیل جواب عطا فرمایا۔ حضور نے فرمایا:

جواب: سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے غیر احمدی امام کی اقتدا میں نماز نہ پڑھنے کے مسئلہ پر سیر حاصل بحث فرمائی ہے اور جہاں آپ نے اس مسئلہ کے مختلف پہلوؤں کو ہمارے لئے کھول کھول کر بیان فرمایا ہے وہاں آپ کے بیان کردہ مسئلہ پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ چنانچہ ایک موقعہ پر ایسے لوگوں کی نسبت ذکر ہوا جو نہ مکفر ہیں نہ مکذب اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کا مسئلہ دریافت کیا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

"اگر وہ منافقانہ رنگ میں ایسا نہیں کرتے جیسا کہ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ (با مسلماں اللہ اللہ با برہمن رام رام) تو وہ اشتہار دے دیں کہ ہم نہ مکذب ہیں نہ مکفر (بلکہ بزرگ نیک ولی اللہ سمجھتے ہیں) اور مکفرین کو اس لئے کہ وہ ایک مومن کو کافر کہتے ہیں، کافر جانتے ہیں تو ہمیں معلوم ہو کہ وہ سچ کہتے ہیں ورنہ ہم ان کا کیسے اعتبار کر سکتے ہیں اور کیونکر ان کے پیچھے نماز کا حکم دے سکتے ہیں۔ گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی۔ نرمی کے موقع پر نرمی اور سختی کے موقع پر سختی کرنی چاہیئے۔ فرعون میں ایک قسم کا رُشد تھا اور اسی رُشد کا نتیجہ تھا کہ اس کے مونہہ سے وہ کلمہ نکلا، جو صدہا ڈوبنے والے کفار کے منہ سے نہ نکلا۔ یعنی آمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا الَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ۔ اس کے ساتھ نرمی کا حکم ہوا۔ قُولَا لَهُ قَوْلًا لَيِّنًا۔ اور دوسری طرف نبی کریم کو فرمایا وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ۔ معلوم ہوتا ہے ان لوگوں میں بالکل رُشد نہ تھا۔ پس ایسے معترضین کے ساتھ صاف صاف بات کرنی چاہیے تا کہ ان کے دل میں جو گند و محبت پوشیدہ ہے نکل آئے اور رنگ جماعت نہ ہوں۔"

(اخبار بدر نمبر ۱۶ جلد ۷ مؤرخہ ۲۳ اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۴)

(قسط نمبر ۱۲، الفضل انٹرنیشنل ۲ اپریل ۲۰۲۱ء صفحہ ۱۱)

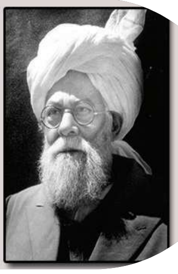

فتاویٰ مصلح موعودؓ

لعان

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَاءُ

وہ لوگ جو اپنی بیویوں پر بدکاری کا الزام لگاتے ہیں اور کوئی بیرونی گواہ نہیں رکھتے صرف ان کا نفس ہی گواہ ہوتا ہے ان میں سے ہر شخص چار دفعہ حلفیہ گواہی دے کہ واقعی میں نے اپنی عورت کو بدکاری کرتے دیکھا ہے اور میں سچا ہوں اور پانچویں دفعہ یہ کہے کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو اللہ تعالیٰ کی مجھ پر لعنت ہو۔ جب خاوند اس طرح قسم کھا چکے تو عورت بھی چار دفعہ قسم کھا کر کہے کہ یہ شخص جھوٹا ہے اور پانچویں بار یہ کہے کہ اگر یہ سچا ہے تو مجھ پر خدا تعالیٰ کا عذاب نازل ہو۔ جب دونوں طرف سے قسمیں کھالی جائیں تو پھر ان دونوں کو جدا کر دیا جائے گا یعنی خلع کا حکم دیدیا جائے گا لیکن اگر خاوند بیوی پر قذف تو کرے مگر نہ گواہ لائے نہ لعان کرے تو خاوند پر حد لگے گی۔ ہاں اگر وہ لعان کرے تو پھر وہ حد سے آزاد ہو جائے گا یعنی کوڑے کھانے سے بچ جائے گا۔ لیکن اگر بیوی بھی لعان کر دے تو پھر بیوی پر زنا کا الزام ثابت نہیں ہو گا اور دونوں طرف کا معاملہ برابر سمجھا جائے گا۔

یہ لعان کسی مخفی مقام پر نہیں ہوتا بلکہ ضروری ہوتا ہے کہ ایسا شخص اول لوگوں کے مجمع میں قسم کھائے۔ دوم کسی مقدس مقام پر کھائے۔ سوم جب وہ لعنت کرنے لگے تو اس کو کہا جائے گا کہ دیکھو خوب سوچ سمجھ لو خدا کی لعنت جس شخص پر نازل ہوتی ہے اسے تباہ کر دیتی ہے۔ (تفسیر کبیر جلد ششم۔ تفسیر سورہ نور۔ صفحہ ۲۶۷)

متعہ

سوال: متعہ کے متعلق جناب کا کیا خیال ہے؟

جواب: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پہلے متعہ کا رواج تھا۔ جب تک شریعت میں اس کے متعلق کوئی حکم نہیں تھا۔ تب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع بھی نہیں کیا۔ آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کے حکم سے اس کو حرام قرار دیدیا۔ حدیث میں اس کے حرام ہونے کے متعلق بیان آتا ہے۔ (الفضل یکم مارچ ۱۹۲۷ء صفحہ ۶)

حق حضانت

شریعت کا فیصلہ ہے کہ لڑکی ماں کے پاس رہتی ہے۔ چچا زاد بھائی کو نکاح کا اختیار ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بچہ لایا گیا تو آپ نے اس سے دریافت فرمایا کہ تم کدھر جانا چاہتے ہو تو اس نے کہا کہ میں اپنی خالہ کے پاس رہنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اس کو الہام کیا ہے اور بچہ کو اس کی خالہ کے سپرد کر دیا۔ (فائل مسائل دینی 32)

نامرد

اس مقدمہ میں صرف ایک ہی سوال تھا اور وہ یہ کہ آیا مدعا علیہ نامرد ہے یا نہیں۔ مدعا علیہ کو موقع دیا گیا تھا کہ وہ اس بارہ میں طبی شہادت پیش کرے۔ مگر انہوں نے کہا کہ میں اس شرط پر سرٹیفیکیٹ پیش کر سکتا ہوں کہ قاضی صاحب یہ مان لیں کہ پھر ضرور میری بیوی کو میرے گھر پر بھیج دیا جائے گا۔ قاضی اول نے جائز طور پر کہا کہ آپ کا کام شہادت پیش کرنا ہے۔ فیصلہ کرنا قاضی کا کام ہے مگر انہوں نے سرٹیفیکیٹ پیش نہیں کیا لہٰذا اپیل مسترد کیا جاتا ہے۔

مگر اس موقع پر میں قاضیوں کو پھر ایک دفعہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ طلاق یا خلع کے مقدمات میں پورا زور صلح پر لگانا چاہئے تاکہ جماعتی اخلاق بگڑ نہ جائیں۔ قضائی فیصلہ بصورت مجبوری لیا جاوے۔

(فائل فیصلہ جات نمبر ۲ - صفحہ ۴۲ - دار القضاء، ربوہ)

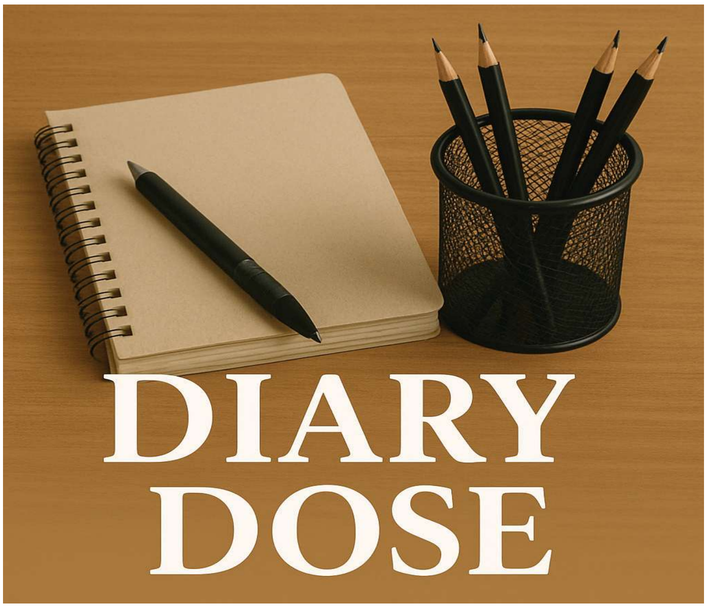

سوال: اِن غیر معمولی اور غیر متوقع حالات میں جس میں لوگوں نے اپنے عزیز و اقارب کھوئے ہیں یا نوکریاں کھوئی ہیں یا بدلنی پڑی ہیں اور مالی حالات میں اونچ نیچ ہو۔ تو کوئی کس طرح توکل علی اللہ پر مضبوطی سے قائم رہ سکتا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

”جب آپ کے پاس زیادہ کام ہو اور آپ دنیوی معاملات میں مشغول ہوں اور اپنا کام کر رہے ہوں اور دوسرے کاموں اور ملازمتوں میں مصروف ہوں تو عمومی طور پر دیکھا جاتا ہے کہ آپ نمازوں کی طرف پوری توجہ نہیں دیتے۔ تو میں اس بات کو دوسری طرح دیکھتا ہوں۔ جب کبھی انسان کسی مشکل میں ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کے حضور زیادہ سجدہ ریز ہوتا ہے۔ تو یہی وہ وقت ہے جب آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اپنی نمازوں کو بروقت ادا کریں۔ اور خدا تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ اُن تمام مسائل کو دور کرے اور آپ اس مشکل گھڑی سے نکل جائیں۔ تو میری رائے میں آپ کو پہلے سے زیادہ استقامت دکھانی چاہیئے۔ جب آپ کی اچھی نوکری ہو، آپ کما بھی رہے ہو اور دنیوی کاموں میں مصروف ہو تو ہم عموماً دیکھتے ہیں کہ لوگ بھول جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کون ہے؟ اور یہ کہ ہمیں کس کس وقت خدا کی عبادت کرنی ہے؟ یا یہ کہ آیا ہمیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنی بھی چاہیئے یا نہیں۔ انسان اللہ تعالیٰ کو پھر یاد نہیں رکھتا۔ دیکھیں! ہم اس دنیا میں یہ دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ جو دنیوی چیزوں میں مشغول ہیں وہ عمومی طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ اسی وجہ سے مغربی دنیا میں دہریت پھیلتی جا رہی ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ جو کچھ وہ کر رہے ہیں اُن کی اپنی صلاحیتوں، اُن کی تعلیم، اُن کے علم اور اُن کے بہتر مالی حالات کی وجہ سے ہے۔ تو یہی ہم عمومی طور پر مشاہدہ کرتے ہیں۔ کہ وہ لوگ جو دنیادار ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں بجالاتے۔ اور نہ ہی اُن احکامات کی تعمیل کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دیئے۔ اس کے برعکس جو غریب لوگ ہیں وہ زیادہ تر اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ اور اب اگر آپ سمجھتی ہیں کہ آپ پر ایک کڑا وقت آ گیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ آپکی تمام مشکلات کو دور کر دے لیکن ساتھ ہی یہ عہد بھی کریں کہ جب آپکے حالات دوبارہ ٹھیک ہو جائیں تو آپ کبھی بھی خشوع وخضوع والی نمازوں کی ادائیگی کو ترک نہیں کریں گے۔ بس یہی وہ وقت ہے جب آپ اللہ تعالیٰ کے حضور زیادہ جھکیں۔ جب آپ کسی مشکل میں ہیں، جب آپ کا بچہ بیمار ہے، تو آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔ جب آپ خود بھی کسی مشکل میں ہیں یا بیمار ہیں تو آپ اللہ تعالیٰ سے کامل صحت کے لئے دعا کرتے ہیں۔ تو یہی وہ وقت ہے جب آپ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں۔ بجائے یہ کہنے کے کہ ہم کس طرح دعا مانگیں اور اللہ تعالیٰ کے حقوق کس طرح ادا کریں۔“

(This week with huzoor 4march 2022)

خصوصی عطایا و درخواست دعا

رسالہ ہذا کے اس شمارہ کے طباعت کے اخراجات مکرم عبد الرحیم صاحب قائد ضلع ترنلویلی و کنیا کماری اور مکرم شمس العالم صاحب آف میلاپالیم نے ادا کئے ہیں۔ لہٰذا موصوف کے اموال ونفوس اور کاروبار میں غیر معمولی برکت نیز نیک مستقبل کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست ہے۔ جزاکم اللہ

صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

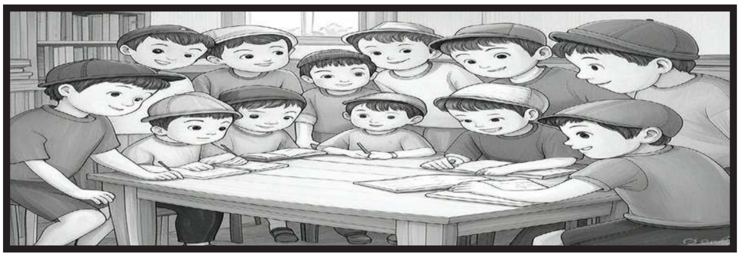

بزم اطفال

سچائی کی برکت

بہت زمانہ پہلے بغداد میں ایک نیک اور سچا بچہ رہتا تھا، جن کا نام عبد القادر تھا۔ وہ بچپن ہی سے سچ بولنے کے عادی تھے۔ جب وہ بڑے ہوئے تو ان کی والدہ نے انہیں علم حاصل کرنے کے لئے شہر بھیجنے کا فیصلہ کیا۔ روانگی کے وقت والدہ نے نصیحت کی:

”بیٹا! ہمیشہ سچ بولنا، چاہے کوئی بھی مشکل کیوں نہ آئے۔“

پھر انہوں نے چالیس اشرفیاں (سونے کے سکّے) ایک تھیلی میں ڈال کر عبد القادر کی واسکٹ کے اندر سی دیں تاکہ محفوظ رہیں۔

سفر کے دوران کچھ ڈاکو آ گئے۔ انہوں نے قافلے کو لوٹ لیا۔ جب ایک ڈاکو عبد القادر کے پاس آیا تو ہنستے ہوئے پوچھنے لگا:

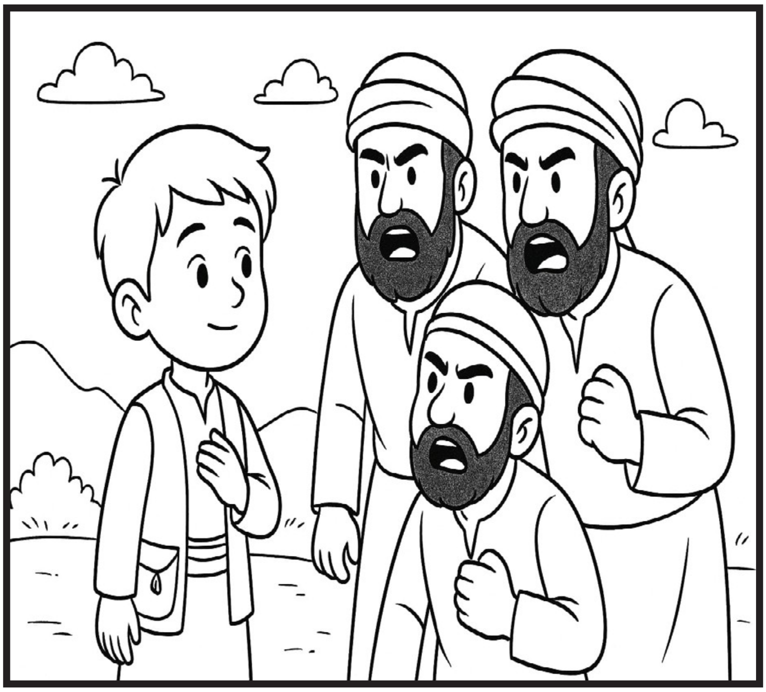

”لڑکے! تیرے پاس بھی کچھ ہے؟“

عبد القادر نے فوراً کہا:

”جی ہاں، میری واسکٹ میں چالیس اشرفیاں ہیں۔“

ڈاکو ہنس پڑا اور اسے اپنے سردار کے پاس لے گیا سردار نے جب سنا تو حیران رہ گیا اور بولا:

”بیٹا! تم نے سچ کیوں کہا؟ اگر چھپا لیتے تو ہم کبھی نہ جان پاتے!“

عبد القادر نے جواب دیا:

”میری ماں نے مجھے نصیحت کی تھی کہ ہمیشہ سچ بولنا۔ میں اپنی ماں کی بات نہیں توڑ سکتا۔“

یہ سن کر ڈاکو سردار کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اس نے کہا:

”افسوس! ہم تو اپنی ماں باپ اور اللہ کی باتوں کو بھول گئے۔ آج ایک چھوٹے لڑکے نے ہمیں راستہ دکھا دیا۔“

پھر سردار نے باقی ڈاکوؤں کو بھی نصیحت کی اور توبہ کر لی۔ یوں ایک بچّے کی سچائی نے کئی ڈاکوؤں کی زندگی بدل دی۔

سبق: سچائی نہ صرف ہمیں محفوظ رکھتی ہے بلکہ دوسروں کے دل بھی بدل سکتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے:

راستی کے سامنے کب جھوٹ پھلتا ہے بھلا
قدر کیا پتھر کی لعل بے بہا کے سامنے

ذکر خیر مکرم الحاج عبدالسلام صاحب لون صاحب مرحوم

سابق صدر جماعت و نائب امیر جماعت احمدیہ ریشی نگر شوپیان کشمیر

ازخورشید احمد گنائی امیر ضلع شوپیان کشمیر

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جان فدا کر

موت سے کس کو رستگاری ہے آج وہ کل ہماری باری ہے

مرحوم الحاج عبدالسلام صاحب لون کی پیدائش ۱۰رمئی ۱۹۴۳ء کو ریشی نگر میں ہوئی تھی۔محترم مرحوم صحابی حضرت محمد رمضان پڈر صاحب کی پڑپوتی کے بیٹے تھے۔ ابتدائی تعلیم مقامی پرائمری اسکول میں ہوئی تھی۔ مڈل اور ہائی اسکول کاپرن سے تکمیل کو پہنچی تھی۔ میٹرک اچھے نمبروں سے پاس کیا۔اور محکمہ تعلیم میں سال ۱۹۶۵ء میں بحیثیت اُستاد متعین ہوئے۔محکمہ ہذا میں کافی لگن، محنت اور ایمان داری سے کام کیا۔افسران بالا کی نگاہ میں احترام وعزت سے دیکھے جاتے تھے۔ بحیثیت انچارج ہیڈ ماسٹر ۳۱رمئی ۲۰۰۱ء میں ریٹائرڈ ہوئے۔ دوران ملازمت مکرم الحاج عبدالسلام صاحب لون نے MA Bed کیا۔

مکرم الحاج عبدالسلام صاحب لون صاحب الرائے تھے۔ اعلیٰ حوصلہ، حکمت عملی، بالغ نظری اور دور اندیشی سے برابر ساڑھے نو سال بحیثیت صدر جماعت احمدیہ ریشی نگر خدمت احسن رنگ میں نبھائی۔

مکرم الحاج عبدالسلام صاحب لون نے بحیثیت سیکرٹری مال، سیکرٹری وقف جدید، تحریک جدید، سیکرٹری تعلیم، سیکرٹری امور عامہ اور مرحوم عبدالرحمٰن اتیو صاحب سابق امیر جماعت کے وقت میں نائب امیر جماعت کی خدمت بجالانے کی سعادت ملی۔ مکرم الحاج عبدالسلام صاحب لون نے تقریباً ۶۰ سال مختلف جماعتی عہدوں پر جماعت کی خدمت کی۔اور خوش اسلوبی سے خدمات کو سرانجام دیا۔ کبھی پست ہمتی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ خاص کر اپنا ساڑھے نو سالہ عرصہ خدمت بحیثیت صدر جماعت احمدیہ ریشی نگر ہمہ تن جماعت کے لئے وقف رکھا تھا۔

آپ نے کبھی بھی کسی کے ساتھ مخالفانہ رویہ نہیں اپنایا۔ مربیان اور معلمین کرام کے ساتھ ہمیشہ شفقت اور پیار سے پیش آتے تھے۔مرکزی نمائندگان کی بے حد عزت کرتے تھے۔ اُن کے آرام و آسائش کا خاص خیال رکھتے تھے۔ بے حد مہمان نواز، صاف گو اور نرم دل تھے۔

بچپن سے قادیان جانے کا شوق تھا اور کئی بار سالانہ مجلس مشاورت میں جماعت کی نمائندگی کرتے رہے۔ قادیان سے دلی لگاؤ تھا۔ بحیثیت استاد محکمہ ایجوکیشن میں ان کا ایک نام تھا موصوف نے علاقہ شوپیان اور علاقہ کولگام میں ہزاروں طلاب کو دینی و دنیاوی تعلیم سے آراستہ کیا۔ ۵۔ ۴ اپریل ۱۹۷۹ء بھٹو فسادات کے دوران دشمنان احمدیت نے جماعت احمدیہ ریشی نگر کے تمام مکانات نذر آتش کئے۔ مرکز کی طرف سے ایک ایکشن کمیٹی تشکیل دی گئی تھی۔ مرحوم مکرم الحاج عبدالسلام صاحب لون نے بحیثیت سیکرٹری کام سرانجام دیا۔ نئی تعمیر شدہ مسجد کی منظوری اور تعمیر میں کلیدی رول ادا کیا۔

مرحوم مکرم الحاج عبدالسلام صاحب لون نے اپنے پیچھے پانچ

بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں جو سب کے سب تعلیم یافتہ ہیں۔اللہ تعالیٰ لواحقین کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے۔ اور مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔اللہ تعالیٰ مرحوم مکرم الحاج عبدالسلام صاحب لون کی مغفرت فرمائے۔آمین

جماعت کے نڈر اور بے باک ترجمان، شرافت اور سادگی کے مجسم دیانت اور اخلاص کے پیکر مرحوم مکرم الحاج عبدالسلام صاحب لون کے بارے میں کس کو علم تھا کہ مورخہ ۲۲/ اگست ۲۰۲۵ء بروز جمعہ کو نئی تعمیر شدہ مسجد مسرور ریشی نگر میں آخری نماز جمعہ ہوگی اور اسی مسجد کے گراونڈ میں مورخہ ۲۳/ اگست ۲۰۲۵ء کو نماز جنازہ مکرم محمد شفیع گنائی صاحب واعظ امام الصلوۃ نے پڑھائی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو انکا نعم البدل عطا کرے اور ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔آمین

شعرا حضرات کی خدمت میں اعلان

امسال سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے موقع پر، مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے زیر اہتمام ایک شاندار مشاعرہ منعقد کیا جارہا ہے۔

اس میں جماعتی خدام شعرائے کرام کو بالخصوص اور انصار کو بالعموم دعوت دی جاتی ہے کہ وہ جماعتی موضوعات یا کسی بھی دینی و اخلاقی عنوان پر اپنا کلام پیش کریں۔

تمام شعرائے کرام سے گزارش ہے کہ اپنا کلام 20 ستمبر 2025ء تک درج ذیل ای میل پر ارسال فرمائیں:

[mohtamimishaat@darulamaan.org]

رابطہ نمبر : 8195090175

IMPORTANT ANNOUNCEMENT

Annual Markazi Ijtema

Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya, Majlis Ansarullah and Lajna Imaillah Bharat

With the approval of Hazrat Khalifatul Masih V (May Allah be his Helper), the Annual Central Ijtemas of the three auxiliary organizations — Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya, Majlis Ansarullah, and Lajna Imaillah Bharat — will, Insha'Allah, be held in Qadian Darul-Aman on the **24th, 25th, and 26th of October** (Friday, Saturday, and Sunday).

All members are requested to begin preparations and make travel arrangements from now for attending these blessed gatherings.

Jazakumullah.

Sadr Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat

Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat Commences Planning for Annual Ijtema 2025

The first preparatory meeting for the Annual Ijtema Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat 2025 was held on 27th August 2025 at Masjid Aqsa, Qadian, under the esteemed presidency of Respected Shameem Ahmad Ghori sahib Sadar Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat.

All Muntazimeen along with their Naibeen actively participated in the session to discuss and finalize plans for the smooth organization of the Ijtema. The meeting emphasized responsibilities, detailed planning and strategies to ensure the success of this blessed gathering.

This meeting marked the beginning of collective efforts towards a spiritually uplifting and well-organized Ijtema 2025.

District Ijtemas 2025
Majlis Khuddamul Ahmadiyya & Majlis Atfalul Ahmadiyya

By the Grace of Allah, the Annual District Ijtemas of Majlis Khuddamul Ahmadiyya and Majlis Atfalul Ahmadiyya were successfully held in various parts of India during 2025. These Ijtemas were organized in Yadgir (Karnataka), Jaipur (Rajasthan), and in the Odisha districts of Cuttack, Dhenkanal, and Kendrapada. Each Ijtema began with prayers and Qur'an recitation, followed by educational, academic and sports programs designed to enhance the spiritual and moral training of Khuddam and Atfal.

The gatherings provided an opportunity for members to participate in Qur'an recitation, speeches, academic contests, and physical activities. The programs emphasized loyalty to Khilafat, service to faith, and moral discipline. In every district, Khuddam and Atfal took part with great enthusiasm, demonstrating their zeal for both religious knowledge and physical development.

All the Ijtemas concluded with silent prayers, leaving the participants spiritually refreshed and morally strengthened. Members departed with renewed commitment to serve the Jama'at, to uphold the spirit of sacrifice, and to always give precedence to faith over worldly matters. May Allah the Almighty bless these efforts and enable Majlis Khuddamul Ahmadiyya and Majlis Atfalul Ahmadiyya across India to continue progressing in the service of Islam. Ameen.

REPORTS

From across India

ملکی رپورٹس

Independence Day Celebrations

On the occasion of 79th Independence Day, Majlis Khuddamul Ahmadiyya India organized various activities across different majalis including Hyderabad, Bengaluru, Kolkata, Qadian etc. The day began with flag hoisting ceremonies, followed by special prayers for the peace, progress, and prosperity of the nation.

In some Jamaats, Khuddam arranged cycle rides carrying national flags and peace slogans, spreading the message of loyalty, unity, and harmony. In several other Jamaats, Khuddam took part in food distribution programs, serving meals and water to the needy and travelers, thereby promoting the spirit of service to humanity. These efforts reflected the true teaching of Islam and the motto of Jamaat: "Love for All, Hatred for None."

Flood Relief Activities by Majlis Khuddamul Ahmadiyya India

India is currently facing severe floods in various parts of the country, including Punjab, Bihar, Jammu & Kashmir and other regions. In this difficult time, Majlis Khuddamul Ahmadiyya India actively participated in relief programs to support the affected families.

Khuddam volunteers worked tirelessly in distributing food packets, clean drinking water, clothes, and other essential supplies to the victims. In several areas, Khuddam also assisted in rescue efforts and provided help to relocate people to safer places.

Through these humble services, Majlis Khuddamul Ahmadiyya once again demonstrated its commitment to the spirit of "Service to Humanity" and proved loyalty to the nation by standing with fellow citizens in times of hardship.

It only takes two to four hours a week to achieve a general improvement to your health. Cycling is:

Low impact

It causes less strain and injuries than most other forms of exercise.

A good muscle workout

Cycling uses all of the major muscle groups as you pedal.

Easy

Unlike some other sports, cycling does not require high levels of physical skill. Most people know how to ride a bike and, once you learn, you don't forget.

Good for strength and stamina

Cycling increases stamina, strength and aerobic fitness.

As intense as you want

Cycling can be done at very low intensity to begin with, if recovering from injury or illness, but can be built up to a demanding physical workout.

A fun way to get fit

The adventure and buzz you get from coasting down hills and being outdoors means you are more likely to continue to cycle regularly, compared to other physical activities that keep you indoors or require special times or places.

Time-efficient

As a mode of transport, cycling replaces sedentary (sitting) time spent driving motor vehicles or using trams, trains or buses with healthy exercise.

Health benefits of regular cycling

Cycling is mainly an aerobic activity, which means that your heart, blood vessels and lungs all get a workout. You will breathe deeper, perspire and experience increased body temperature, which will improve your overall fitness level.

The health benefits of regular cycling include:

- Increased cardiovascular fitness
- Increased muscle strength and flexibility
- Improved joint mobility
- Decreased stress levels
- Improved posture and coordination
- Strengthened bones
- Decreased body fat levels
- Prevention or management of disease
- Reduced anxiety and depression.

Source:

https://www.betterhealth.vic.gov.au/health/healthyliving/cycling-health-benefits#cycling-for-health-and-fitness

History of the ISS. A Short Timeline

On January 25, 1984, President Ronald Reagan directed NASA to build a permanently crewed international space station within 10 years, citing space's enormous potential for commerce.

On November 20, 1998, the first ISS module, Zarya, was launched by a Russian Proton rocket from Kazakhstan, providing fuel storage, power, and docking capabilities.

On December 4, 1998, the U.S. Unity Node 1 module was launched during the STS-88 mission and joined with Zarya, marking the first step in assembling the orbiting laboratory.

On November 2, 2000, NASA astronaut Bill Shepherd and Russian cosmonauts Yuri Gidzenko and Sergei Krikalev became the first crew to live aboard the ISS, starting continuous human presence.

On February 7, 2001, the Destiny Laboratory Module was added, increasing living and research space by 41%, serving as the primary U.S. research lab on the ISS.

On December 30, 2005, Congress designated the U.S. portion of the ISS as a National Laboratory to expand research by government, academia, and private industry.

On February 7 and March 11, 2008, European Columbus and Japanese Kibo laboratory modules were added to the ISS, enhancing international research capabilities.

On November 2, 2010, the ISS celebrated 10 years of continuous human occupation, with over 200 people having visited the station.

Between June 26–28, 2012, NASA and partners hosted the first ISS Research & Development Conference to promote collaboration in space science.

On September 30, 2013, the National Lab began its first research flight with Protein Crystal Growth experiments to advance drug development.

In 2015, the Space Station Ambassador Program launched to connect educators and learners with ISS-related educational activities across the U.S.

In 2016, the Space Station Explorers community formed to deliver STEM education opportunities inspired by the ISS.

On November 2, 2020, NASA and partners celebrated 20 years of continuous human presence aboard the ISS.

In 2025, the ISS marks 25 years of continuous human occupation, symbolizing a milestone in international cooperation and scientific discovery.

source: issnationallab.org

mindfulness:

Hazrat Abu Huraira said: “When I am in the company of the Holy Prophet … my heart is very soft and kind … but when I go away from him, the condition changes.”

Hazrat Abu Bakr replied similarly, and the Prophet reassured them, “You are not hypocrites. Both these conditions have to happen quite naturally…”

In Khutbat-e-Nur, Hazrat Khalifatul Masih I (ra) said “A person who speaks something else and does something else is not a true believer.”

Speaking about hypocrisy, Hazrat Khalifatul Masih II (ra) said “A hypocrite pretends to support Khilafat but works against it. Such people damage the Jama’at more than open enemies.”

Hazrat Mirza Nasir Ahmad Khalifatul Masih III (rh) “Those who serve the Jama’at just to gain praise or recognition are not serving faith but their egos.”

Hazrat Mirza Tahir Ahmad Khalifatul Masih IV (rh) “If your heart does not match your words, you are acting, not believing. Islam needs real people—not actors.”

Hazrat Mirza Masroor Ahmad Khalifatul Masih V (aba) said

“A Momin does not have two faces. Allah loves those whose inner and outer selves are the same.”

Friday Sermon, 8 July 2016

Hypocrisy is a spiritual poison that ruins one’s relationship with Allah and others. In a world dominated by appearances, we must work hard to purify our hearts, match our words with our actions, and stay true to our values even when no one is watching.

Let us take guidance from the Holy Qur’an, the teachings of the Holy Prophet[saw], and the blessed Khilafat of Ahmadiyyat to cleanse ourselves of this disease. A true believer is one who is honest in words, pure in heart, and consistent in actions both publicly and privately.

“O Allah! Purify our hearts from hypocrisy, make our deeds sincere, and make our inner and outer selves truly one. Ameen.”

SAR
REAL ESTATE
LAYOUT PROMOTERS
Coimbatore
Contact : +91 93603 68000, +91 94424 25103

lacking sincerity, where words serve to impress others, but actions are dictated by self-interest.

Qur'anic Teachings

The Holy Qur'an repeatedly warns against hypocrisy, lying, and backbiting—declaring them among the gravest sins. These actions corrupt the soul, damage social trust, and distance one from Allah's mercy.

Quranic Teachings about Speaking the Truth

In the holy Quran, Allah says:

"O ye who believe! Fear Allah and say the right word."

Surah Al-Ahzab (33:71)

Quranic teachings about backbiting

In the holy Quran, Allah says:

"And do not backbite one another. Would any of you like to eat the flesh of his dead brother? You would surely loathe it!"

Surah Al-Hujurat (49:13)

Quranic teachings about Hypocrite

In the holy Quran, Allah says:

"Surely, the hypocrites shall be in the lowest depths of the Fire; and thou shalt find no helper for them."

Surah An-Nisa (4:146)

Prophetic Teachings on Hypocrisy

The Holy Prophet Muhammad[saw] warned his followers against hypocrisy in strong terms. He described its signs clearly and taught that it corrupts the soul and leads to spiritual destruction.

1. A hypocrite is always Two-Faced

In the Sahih Bukhari 7179 The Holy Prophet Muhammad[saw] said that,

"The worst people in the sight of Allah on the Day of Judgment are those who are two-faced—those who come to some people with one face and to others with another."

Sahih Bukhari (7179)

2. Hypocrisy Destroys Good Deeds

"Whoever shows off, Allah will expose him. Whoever does a good deed to be seen, Allah will expose his intention."

Sahih Muslim (2986)

Ahmadiyya Teachings on Hypocrisy

The Promised Messiah (as) described hypocrisy as a deadly spiritual disease, and his successors (Khulafa) have continued to guide the Jama'at toward sincerity and spiritual reform. The Promised Messiah (as) says,

"You should remember that the hypocrite is not only that person who does not keep his word or talks of sincerity but has disbelief in his heart, even that person is a hypocrite who has a dual nature, though he may have no control over it."

(Malfoozat Vol. 8, p. 174)

He further illustrates how this concern was deeply felt by the Companions of the Holy Prophet reflecting on how human character naturally changes with different company and urging constant

The Hidden Enemy
Hypocrisy in Modern Times

Sameer Ahmad Chopan Korel, Kashmir

In today's world, where image often outweighs character, hypocrisy has quietly become one of the most dangerous moral diseases. A person who pretends to be what they are not—especially in terms of morals, values, and religion—is referred to as a hypocrite. Such individuals aim to appear righteous in public while behaving differently in private, without any fear of Allah.

A hypocrite speaks of honesty yet practices deceit talks about justice yet behaves unfairly preaches righteousness yet lives a life of sin. They wear a mask of goodness while concealing their true intentions. This double life is the essence of hypocrisy and it is rooted in a desire to be admired, not to be righteous.

Roots of Hypocrisy: Lies and Backbiting

Hypocrisy is deeply linked to lying and backbiting. A person who wishes to be seen as noble, while hiding their true character, often lies—and with enough practice, lying becomes second nature. Backbiting, too, plays a major role: people often speak ill of others behind their backs to appear truthful or pious in front of others. In doing so, they harm others' reputations in order to elevate their own.

Such people may call something wrong when others do it, but excuse the same action when they themselves are guilty. This double standard is the very core of hypocrisy. It reflects a character driven by personal gain rather than principle—changing values to fit one's desires in the moment.

A Real-Life Example of Hypocrisy

To better understand this, consider the following real incident:

During a meeting, one man suggested, "We should close this place after 9:00 AM because people coming late are disrespecting the sanctity of the space." Everyone agreed, and one man even offered, "It will be my duty to lock the place after 9.AM"

However, later that same day, around 11:30 AM, the place was still open. A passerby asked, "Why is it still open? Didn't we agree to close it at 9?" Someone replied, "The very person who took responsibility told me to keep it open. He said, 'This place belongs to everyone.'"

This is a classic example of hypocrisy: setting rules for others but not following them oneself. It exposes a character

Usama bin Zaid (RA) narrates that the Holy Prophet (peace and blessings be upon him) once passed by a gathering in which Muslims, polytheists, idolaters, and Jews were all sitting together. He greeted them with As-Salamu Alaikum.

(Bukhari, Bab al-Isti'dhan)

This noble aspect of the Holy Prophet's (peace and blessings be upon him) blessed example is unparalleled in any other religion—that one should greet every person, whether friend or foe, with words of peace. Allah the Almighty further widened the scope of Salam, commanding that when one passes by a graveyard, they should also send peace upon its dwellers. For this, He taught the prayer: "As-Salamu Alaikum ya Ahl al-Quboor" (Peace be upon you, O dwellers of the graves). In this way, peace reaches them too, and they partake of its blessings.

Hazrat Imran bin Husain (RA) narrates that once a man came to the Holy Prophet (peace and blessings be upon him) and said: "As-Salamu Alaikum." The Prophet returned the greeting, and when the man sat down, he said: "This man has earned ten rewards." Then another came and said: "As-Salamu Alaikum wa Rahmatullahi wa Barakatuhu." The Prophet returned his greeting, and when he sat down, he said: "This man has earned thirty rewards."

(Tirmidhi, Abwab al-Isti'dhan, Fadl al-Salam)

The Holy Prophet (peace and blessings be upon him) also taught that a rider should greet one who is walking, and one who is walking should greet the one who is sitting.

The greeting of Salam is not just a word it is a prayer, a bond of brotherhood, and a reminder of Allah's mercy. It carries blessings for both the one who greets and the one who responds. From our homes to our gatherings, from the streets to the graveyards, Islam teaches us to spread peace everywhere. If Muslims adopt Salam wholeheartedly, hearts will soften, love will flourish, and societies will prosper.

May Allah enable us to revive the true spirit of Salam, spread peace in every corner of our lives, and be counted among those who are welcomed into Paradise with the words: "Peace be upon you; enter Paradise because of what you used to do." Ameen.

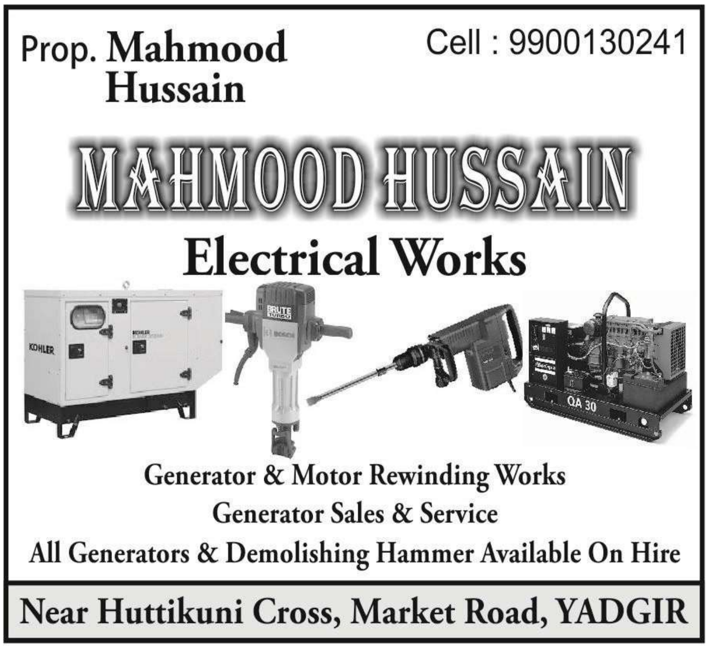

Peace Be Upon You

السلام عليكم

A Divine Gift

Hafiz Rafeeq-uzzama Murabbi Silsila

Human society flourishes on love, compassion, and mutual respect. Islam, being a complete way of life, has provided a unique system of greetings that fosters brotherhood and unity among people. The simple yet profound words "As-Salamu Alaikum" (Peace be upon you) are not just a greeting but a divine gift that carries blessings, spreads affection, and builds the foundation of a peaceful society.

Allah the Almighty states in the Holy Qur'an:

"So when you enter houses, greet your people with a salutation from Allah, blessed and good." (Al-Noor: 62)

That is, when you enter your homes, send peace (Salam) upon your household. This greeting of peace is a blessed and pure gift from Allah.

In another place in the Holy Qur'an, regarding the keepers of Paradise, it is mentioned that they will say to the dwellers of Paradise:

"Peace be upon you; enter Paradise because of what you used to do."

(An-Nahl: 33)

From these verses it becomes clear that greeting one another with peace is in fact a means of attaining the grace of Allah the Almighty. By giving the command "Fasallimu" (So, you shall greet with peace), it has been made clear that offering Salam is obligatory for every Muslim man and woman. The religion of truth provides a complete social system, in which every member of society is linked together like a chain. Within it shines a spirit of mutual sympathy and love, the like of which is not found in any other religion. The very foundation of this bright and pure society is the practice of spreading Salam. Concerning this, the Holy Prophet (peace and blessings be upon him) said:

"Spread Salam among those whom you know and those whom you do not know."

(Bukhari)

Furthermore, Islam does not limit Salam only to fellow Muslims, but extends this beautiful teaching to people of other faiths as well. Hazrat

protect the soul from evils and to guide it upon the path of righteousness has been practically demonstrated by our beloved Master, the Holy Prophet Muhammad (peace and blessings be upon him). That method is that we should weep and supplicate in our prayers to our Lord, and constantly seek His help for protection against the mischief of the accursed Satan. For the protection of the soul from evil and for progress in virtues, the Holy Prophet (sa) used to frequently supplicate this prayer, which we should always keep in mind:

"O Turner of hearts, keep my heart steadfast on Your religion."

Hazrat Umm Salamah[RA] once asked the reason for reciting this prayer so abundantly and regularly. The Holy Prophet (sa) replied: "O Umm Salamah, the heart of man is between two fingers of Allah the Almighty; He keeps firm whom He wills, and He turns away whom He wills. Therefore, one must seek help only from Him." (Tirmidhi, Kitab ad-Da'awat)

On another occasion, the Holy Prophet (sa) said regarding self-accountability:

"The wise one is he who holds his soul accountable and performs deeds for the life after death. And the weak one is he who follows his soul's desires and yet expects Allah the Almighty to fulfil his wishes."

(Tirmidhi, Kitab az-Zuhd)

"O seeker of my love,
this is the state of my heart,
Now examine your own soul and
see how it fares in these matters."

(Kalam e Mahmood)

Self-accountability is not just an occasional act but a lifelong discipline. When a believer reviews their deeds daily, corrects their mistakes, and sincerely turns to Allah in prayer, they safeguard themselves from evil and grow in righteousness. The Holy Prophet (peace and blessings be upon him) taught us that the wise person is the one who constantly examines his soul and prepares for the Hereafter. May Allah enable us to practice daily introspection, purify our hearts, and keep us steadfast upon His path. Ameen.

H.A. GHOURI
9848955134
7013492780

GHOURI ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
Suppliers of All Spare Parts of Rolling Shutters Specialist in: Gear & Remote Shutters

SHOP NO 5-6, YERRAKUNTA, OPP. TOTAL GAZ PUMP,PAHADI SHAREEF ROAD HYDERABAD (T.S.)

Self-Accountability
The Secret to a Righteous Life

Laeeq Ahmad Naik Murabbi silsila

Every wise person desires success in both this world and the Hereafter. One of the most effective ways to achieve this is through self-accountability (muhasabah al-nafs). It is the habit of pausing, reflecting, and evaluating one's own actions, intentions, and words before being held accountable by Allah. Without such reflection, a person risks falling into negligence and becoming a slave to desires. Islam beautifully emphasizes this principle, urging believers to hold themselves accountable on a daily basis.

Hazrat Umar Farooq (RA) once said: "Hold yourselves accountable before you are held accountable." A person should always engage in self-accountability before the time comes when someone else will take his account.

When we study the Holy Qur'an regarding self-accountability of the soul (nafs), we find that Allah the Almighty has repeatedly declared in the Qur'an that He has created man free and independent in regard to his words and deeds. But at the same time, He has bestowed a great favour upon His servants that He has shown them both the straight and the crooked paths, along with their respective rewards and punishments. He states:

"Then He inspired it (the soul) with its sin and its righteousness. Surely, he who purifies it shall prosper. And he who corrupts it is ruined."

(Ash-Shams: 9–11)

Thus, Allah has granted the human soul knowledge of both its evil and righteous ways. Then, he who purified his soul attained success, and he who surrendered it to evil desires was indeed lost and ruined.

Dear readers! Sometimes when we commit a sin, we say that it was written in destiny or that it was the will of God. These blessed verses prove this notion false. In reality, we follow our own soul (nafs), and whatever our mind decides, such will be our actions. If we hand over our soul to Satan, then all our deeds will be evil and we shall receive punishment for them. But if we dedicate our soul to the pleasure of Allah the Almighty, then we will emerge victorious in every field.

However, for this we must pray daily to Allah the Almighty, and every night before going to sleep, review the deeds we performed throughout the day. The next day should be purified from all the mistakes committed today.

The best and foremost method to

to return to Madinah.

The Expedition of Hazrat Ghalib(ra) to Kadid

His Holiness(aba) said that another expedition was of Hazrat Ghalib bin Abdillah Laithi(ra) towards the Banu Mulawwih in Kadid, which took place in Safar 8 AH. The Holy Prophet(sa) sent 15 Muslims alongside Hazrat Ghalib(ra). The Muslims were faced with the prospect of a large army which they would not have been able to combat. As the Muslims took their wealth back to Madinah, a large army was following them, but God caused for there to be a large flood in a valley, which stopped the army from reaching the Muslims, thus rendering the Muslims victorious.

His Holiness(aba) said that he will continue mentioning these incidents in the future.

Special Appeal for Prayers

His Holiness(aba) made a special appeal for prayers for the Ahmadis of Pakistan. He said that the Ahmadis in Pakistan should pray for themselves as well. They should focus on reciting durood (prayer for sending salutations upon the Holy Prophet(sa)) and they should recite the following 200 times a day:

Subhanallahi wa bi hamdihi subhanallahil-azeem allahumma salli alaa Muhammadin wa aali Muhammad

'Holy is Allah and worthy of all praise, Holy is Allah the Great, O Allah bestow Thy blessings upon Muhammad and the people of Muhammad.'

His Holiness(aba) said that the greatest possible attention should be given to this. If we do justice to offering prayers and give them due regard, only then will there be success. The attention that should have been given to prayers has not yet been given. It is not enough to simply say that prayers are insufficient and that something else should be done, as some people write to His Holiness(aba) saying this. But what else should be done? Our only weapon is prayers, something which His Holiness(aba) has repeatedly mentioned and has also cited the Promised Messiah(as) in this regard as well. It is entirely incorrect to believe that prayers will have no effect. Prayers are the solution to our success. May Allah the Almighty enable everyone to do so and enable us to be those who do justice to offering prayers. It is an erroneous complaint against Allah the Almighty to say that prayers will not do anything. We should seek forgiveness for this.

His Holiness(aba) said that there was an incident today in Karachi where terrorists attacked an Ahmadi mosque, where an Ahmadi was martyred. The details will be mentioned in the future. May Allah the Almighty procure the means for these cruel people to swiftly be brought to task.

Summary prepared by The Review of Religions

the Holy Prophet(sa) entered Makkah, some of the Quraish went to the mountains because they could not bear to see the Holy Prophet(sa) and the Muslims, while other Makkans stood and watched. They ridiculed, saying that having lived with less sustenance and being weakened by the illnesses of Madinah, the Muslims would be too weak to circumambulate the Ka'bah. However, as the Holy Prophet(sa) and the Muslims began circling around the Ka'bah, they undertook the first three circuits while running, so as to show that there was no weakness among the Muslims. The Muslims then also ran between the Safa and Marwah mountains.

Marriage to Hazrat Maimunah bint Harith(ra)

His Holiness(aba) said that it was also during this journey that the Holy Prophet(sa) married Hazrat Maimunah bint Harith(ra). She had been a widow for some time, and Hazrat Abbas(ra) had suggested this marriage, which the Holy Prophet(sa) accepted.

His Holiness(aba) said that the Holy Prophet(sa) and the Muslims remained in Makkah for three days, upon which the Makkans said that they should leave. The Holy Prophet(sa) asked what harm there was if they remained for some time more? He was currently getting married and he offered that he would even invite the Makkans to his marriage. However, the Makkans insisted and so the Muslims departed from Makkah immediately.

His Holiness(aba) said that during this journey, there was also an incident relating to the daughter of Hazrat Hamzah(ra). As the Holy Prophet(sa) was about to leave, she came running saying, 'O my uncle.' Upon this, Hazrat Ali(ra) took her hand and gave her to Hazrat Fatimah(ra) who was also her maternal aunt. Later, Hazrat Ali(ra), Hazrat Zaid(ra), and Hazrat Ja'far(ra) disputed as to her custody as they were all related to her. The Holy Prophet(sa) decided she should be in the custody of her maternal aunt, saying that the maternal aunt is like a mother. This resolved a matter that still exists today regarding custody.

The Expedition of Hazrat Akhram bin Abi Aujah(ra) to the Banu Sulaim

His Holiness(aba) said another expedition was of Akhram bin Abu Aujah(ra) towards Banu Sulaim which took place in Dhu al-Hijjah 7 AH. The Holy Prophet(sa) sent Hazrat Akhram(ra) with 50 men towards the Banu Sulaim, who had gathered a large army. The Banu Sulaim were ready when Hazrat Akhram(ra) arrived. He invited them to Islam, but they refused. Arrows were exchanged for a while and a battle ensued where many of the Muslims were martyred. Hazrat Akhram(ra) was severely injured, but he later managed

The Expedition of Hazrat Bashir bin Sa'd(ra) to Yemen

His Holiness(aba) said that another expedition was that of Hazrat Bashir bin Sa'd(ra) towards Yemen and Jabar, in Shawwal 7 AH. The Holy Prophet(sa) received word that a tribe of Ghatafan was gathering against the Holy Prophet(sa) and Uyainah bin Hisn had also vowed to support them against the Holy Prophet(sa). When the Holy Prophet(sa) mentioned this news to Hazrat Abu Bakr(ra) and Hazrat Umar(ra), they suggested Hazrat Bashir(ra) be sent. The Holy Prophet(sa) sent Hazrat Bashir(ra) with 300 Muslims. When they reached Jabar, the shepherds saw the Muslims and ran to alert the Ghatafan, who left all their possessions and fled. The Muslims took their wealth, two men were made prisoners, and they returned to Madinah.

The Fulfilled Umrah

His Holiness(aba) then mentioned the Umrah undertaken by the Holy Prophet(sa) in Dhu al-Qa'dah 7 AH. This was the same month in which the previous year the Holy Prophet(sa) was stopped from performing Umrah. It is recorded that upon the Holy Prophet(sa) entering the Sacred Mosque, the following verse was revealed:

'The violation of the Sacred Month should be retaliated in the Sacred Month, and for all sacred things there is the law of retaliation.' (The Holy Qur'an 2:195)

His Holiness(aba) said that it is recorded there were 2,000 Muslims accompanying the Holy Prophet(sa) for this Umrah, including all those companions who were present at Hudaibiyah except those martyred at Khaibar or who had otherwise passed away. The Holy Prophet(sa) also sent 100 horse riders as a precautionary measure, and had himself taken along with him his armour and weaponry. Why was this necessary despite there being an agreement in place? The Holy Prophet(sa) said that they would not enter the Sacred Mosque with their weapons; however, they needed them prior to that in case of an attack against them. This was completely in line with the conditions of the prior treaty, which had been signed with the Makkans.

His Holiness(aba) said that as the Holy Prophet(sa) was entering the Sacred Mosque, Hazrat Abdullah bin Rawahah(ra) passionately began reciting some poetic couplets which could have incited the Makkans. Instead, the Holy Prophet(sa) instructed him that he should say, 'There is none worthy of worship except Allah. He is One. He has helped His servant and granted honour to His army. He alone defeated all other peoples.'

His Holiness(aba) said that when

to Madinah. When the Banu Murrah returned and realised they had put together a large army, they went after the Muslims. A battle ensued and the companions fired arrows all night, and the battle continued into the morning; however, the army of the enemy was so large that they martyred all those who were with Hazrat Bashir(ra). Hazrat Bashir(ra) was also severely injured and thought to be dead. He lay there among the martyrs until the night. Then, he picked himself up and went to Fadak, where he stayed with the Jews for a few days. Then, upon recovering to a degree, he returned to Madinah.

The Expedition of Hazrat Ghalib bin Abdillah Laithi(ra) to Maifah

His Holiness(aba) said that there was also the expedition of Hazrat Ghalib bin Abdillah Laithi(ra) towards Maifah. This took place in Ramadan 7 AH. Hazrat Ghalib(ra) was present at the time of the Conquest of Makkah, before which the Holy Prophet(sa) had also sent him somewhere to gather intelligence. As it pertains to this expedition, the Holy Prophet(sa) sent Hazrat Ghalib(ra) to the Banu Awal and Banu Abd bin Tha'labah who resided in Maifah. They had started gathering people against the Muslims on the pretence of false negative propaganda. The Holy Prophet(sa) sent 130 Muslims along with Hazrat Ghalib(ra). The Muslims launched a decisive attack, collected spoils, and there were no prisoners.

His Holiness(aba) said that this was the expedition during which Hazrat Usamah(ra) killed someone who professed the Islamic creed. During the battle, Hazrat Usamah(ra) was pursuing one of the enemy soldiers and upon overtaking him, the enemy soldier professed the Islamic creed. Still, Hazrat Usamah(ra) killed him. When the Holy Prophet(sa) learned of this, he asked Usamah(ra), 'Did you kill him despite him professing the Islamic creed?' Hazrat Usamah(ra) replied, saying that the man was simply trying to save his life. The Holy Prophet(sa) continued asking how he could have killed him, to the extent that Usamah(ra) said that he wished he had not become a Muslim before that day. According to another narration, the Holy Prophet(sa) asked Hazrat Usamah(ra) whether he had opened the man's heart to see whether he was true in his profession or not. The Holy Prophet(sa) instructed that the blood money be paid to the man's family.

His Holiness(aba) said that today, the clerics act as if they have opened up the hearts of the Muslims to determine their faith, which is why they feel justified in martyring Ahmadis. His Holiness(aba) prayed that may Allah swiftly take them to task.

‘Various Expeditions After the Battle of Khaibar’

Summary of the Friday Sermon delivered by Hazrat Khalifatul Masih V(aba) on 18th April 2025 at Masjid Mubarak, Islamabad, Tilford, UK

After reciting Tashahhud, Ta‘awwuz, and Surah al-Fatihah, His Holiness, Hazrat Mirza Masroor Ahmad(aba) said that he would continue mentioning expeditions from the lifetime of the Holy Prophet(sa).

The Expedition of Hazrat Umar bin al-Khattab(ra) to Turbah

His Holiness(aba) said that there is an expedition known as the Expedition of Umar bin al-Khattab towards Turbah, which took place in Sha’ban 7 AH. The Holy Prophet(sa) sent Hazrat Umar bin Khattab(ra) along with 30 Muslims to the Banu Hawazin, who were in Turbah. The Holy Prophet(sa) had received word that the Banu Hawazin in Turbah were conspiring against the Muslims. When Hazrat Umar(ra) arrived, he found that the people had fled, leaving behind their wealth and animals, which the Muslims took into their possession and then returned to Madinah. On the way back, at a place near Quba, someone asked if Hazrat Umar(ra) would attack another tribe, as they too had created mischief. Hazrat Umar(ra) replied, saying that he had only been instructed by the Holy Prophet(sa) to go to Turbah. This also serves as a response to the allegation that the Muslims would engage with other tribes in battle without any justification.

The Expedition of Hazrat Bashir bin Sa’d(ra) to Fadak

His Holiness(aba) said that another expedition was that of Hazrat Bashir bin Sa’d(ra) to Fadak and the Banu Murrah. This expedition took place in Sha’ban 7 AH. Hazrat Bashir bin Sa’d(ra) had pledged allegiance to the Holy Prophet(sa) during the Second Pledge at Aqabah and subsequently took part in the major battles alongside the Muslims. He was also the first person who pledged allegiance from the Ansar at the hands of Hazrat Abu Bakr(ra) after the demise of the Holy Prophet(sa). As it pertains to this expedition, the Holy Prophet(sa) sent Hazrat Bashir bin Sa’d(ra) along with 30 Muslims towards the Banu Murrah in Fadak. The Holy Prophet(sa) would send such envoys upon receiving news of a people’s plots against the Muslims. Upon arriving, the Muslims did not find the people of Murrah there, so they took their possessions and returned

سالانہ زونل اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ وانصار اللہ جے پور، راجستھان کا کامیاب انعقاد

سالانہ ضلعی اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ محبوب نگر، تیلنگانہ کے چند مناظر

خدمت خلق کے تحت قادیان کے خدام پنجاب کے سیلاب زدہ علاقوں میں ضروری اشیاء تقسیم کرتے ہوئے

میراتھن میں عالمی امن کے پیغام کے ساتھ حیدر آباد تیلنگانہ کے خدام حصہ لیتے ہوئے

Masroor Football Champions league ، کیرالہ کے پہلے ہفتہ کے دلچسپ میچز کا ایک منظر

Volume 8 SEPTEMBER 2025 CE Issue 8

Monthly MISHKAT Qadian

Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat

Inside the Issue

Published on 12th September 2025

Chairman: Shameem Ahmad Ghori
Editor: Niyaz Ahmad Naik
Manager: Mudassir Ahmad Ganai

Registered with Registrar of Newspapers of India at PUNBIL/2017/74323Postal Registration No. GDP-046/2024-26

Annual Subscription:
$220 (20/Copy) By Air
$50 Weight : 40-100 gms/issue

PH: +91-1872-220139 Email: mishkatqadian@gmail.com